سیدتی سیدتی اُم البنینؑ
سیدتی سیدتی اُم البنینؑ

لبیک لبیک لیثۃ العرین
لبیک لبیک لیثۃ العرین

www.uwf.org.pk

ماہنامہ الموسوی پشاور
جولائی 2017ء
ذیقعد 1438ھ

رجسٹرڈ 443 جلد نمبر 18 شمارہ 7

سہ ماہی ایڈیشن

اُم البنینؑ

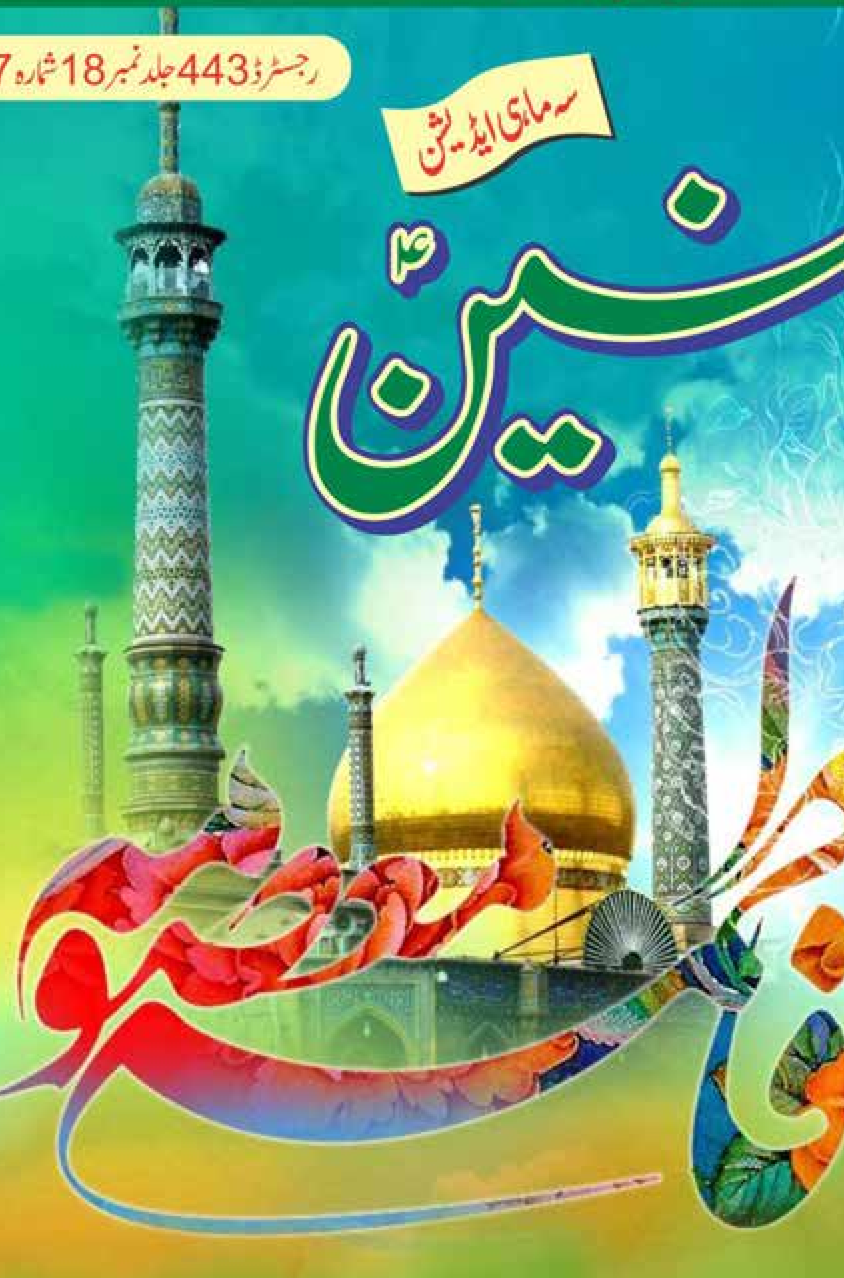

مریم بھی جس کے صبر پہ حیران رہ گئی
حوا تھی جس کے در کی سوالی بنی ہوئی

جو نام و منزلت میں تھی زہراؑ کی اک شبیہ
صبر و شکر میں ثانی زہراؑ سے کم نہ تھی

خود وقت کے امامؑ کریں جس کا احترام
اس قم کی فاطمہؑ پہ غلاموں کا ہو سلام

آغا سید حامد علی شاہ موسوی النجفی
قائد ملت جعفریہ

- عالمی سطح پر غیر مسلم قوتیں مسلم امہ کے مفادات کو زک پہنچانے کیلئے ایک ہو چکی ہیں۔
- مودی کے دورہ اسرائیل کا مقصد بھارتی سرزمین کے ذریعے اسرائیل کو جنوبی ایشیا میں قدم رکھنے کیلئے راہ ہموار کرنا ہے۔
- بھارتی وزیر اعظم دورے کر کے دنیا کے سامنے اپنا موقف بھرپور انداز میں پیش کر رہا ہے۔
- پاکستانی حکومت بھارتی جاسوس کلبھوشن کے اعتراف جرم کو اجاگر نہیں کر سکی۔
- وطن عزیز کی سیاسی بساط سازشوں، افتراق و انتشار کا شکار ہے۔
- پوری قوت ایک دوسرے کو زیر کرنے پر صرف کی جا رہی ہے، ایک سال سے پانامہ کیس حاوی ہے۔
- پاکستان کو اندرونی و بیرونی محاذوں پر بڑے چیلنجوں کا سامنا ہے جن سے نمٹنے کیلئے سیاسی وحدت کی ضرورت ہے۔
- خارجہ پالیسی میں تبدیلی لائی جائے، ذاتی احسانات کے بجائے قومی و ملکی مفادات کو ترجیح دی جائے۔
- صیہونیت و مہاسبھائیت و ملحدین امریکی سرپرستی میں پاکستان کے خلاف متحد ہو چکے ہیں، عالمی شیطانوں کے اکٹھ کی بنیاد نظریاتی دشمنی ہے۔
- امریکہ مودی غنی کی زبان اور مودی غنی امریکی زبان بول رہے ہیں، اسرائیل پرانے بدلے اتارنے کیلئے بھارت کی پیٹھ تھپک رہا ہے۔
- بھارت اسرائیل یاریاں مودی کیلئے مندر بنانے، تمغوں سے نوازنے اور بھارت کو پاکستان پر ترجیح دینے والے عرب سربراہوں کے منہ پر طمانچہ ہے۔

سیدتی سیدتی ام البنین
سیدتی سیدتی ام البنین

لبیک لبیک لبیئة العرین
لبیک لبیک لبیئة العرین

ام البنین

ماہنامہ الموسویؑ

ایڈیٹر ڈاکٹر ارم ناز کیانی

جلد نمبر 18 | ذیقعد 1438 ہجری، جولائی 2017 | شمارہ نمبر 7

نگران اعلیٰ:

سیدہ ام لیلیٰ مشہدی

چیئرپرسن ام البنین ڈبلیو ایف پی

ایڈیٹر

ڈاکٹر ارم ناز کیانی

قانونی مشیر

سیدہ عبیدۃ الزہرا موسوی (ایڈوکیٹ)

ڈبل گولڈ میڈلسٹ

معاونین

سیدہ بنت الھدیٰ (ڈبل گولڈ میڈلسٹ)

پروفیسر غلام صغریٰ ایم اے فائن آرٹس

ڈاکٹر خانم زہرا گل گولڈ میڈلسٹ

فہرست

نمبر شمار		صفحہ نمبر
1	اداریہ	2
2	قائد ملت جعفریہ کا خصوصی خطاب	3
3	چیئرپرسن ام البنین ڈبلیو ایف (خصوصی خطاب)	4
4	حضرت بی بی معصومہؑ قمؑ	5
5	سلام از نسیم امروہوی	8
6	حضرت عبدالمطلبؑ کی نذر (سید اسد رضا کاظمی)	9
7	جناب ابوطالبؑ (تحسین جعفری)	10
8	حضرت بی بی مریم کی ولادت باسعادت (عزدار حسین نقوی)	11
9	سکینہ جنریشن کارنر	12-13
10	جناب فضہؑ اور قران مجید (علامہ سید نجم الحسن کراروی)	14
11	سیدہ زینب سلام اللہ علیہ (سید وحید الحسن ہاشمی)	15
12	صدائے حق حسینؑ (سید مقصود جعفری)	16
13	ارشادات و اقوال حضرت علیؑ (ارمان سرحدی)	17
14	خبریں	18-24

اداریــہ

اسلام امن و سلامتی کا دین ہے۔ اور اپنے
پیغمبر حضرت محمدؐ کی سیرت کے مطابق کسی پر
جبرًا دین مسلط کرنا مسلمانوں کا شیوہ نہیں۔ مگر سُپرپاور
بننے کے خواب دیکھنے والی استعماری قوتوں نے عالمی دہشت گردی
کا الزام اہلِ اسلام کے سرمنڈ کر مسلمانوں کو بدنام کر رکھا ہے۔ اور اپنے
خود ساختہ نام نہاد مسلمان ایجنٹ اسلام میں داخل کر کے اسلامی فکری نظام
اور نظریات کو پارہ پارہ کرنے کا پلان بنایا ہے۔ جس کا آغاز ۱۹۲۵ء میں جنت المعلی
اور جنت البقیع میں اجدادِ رسولؐ، اہلبیتؑ اطہار، ازواج رسول ، صحابہ کبار اور تابعین
رضوان اللہ علیہم کے مزاراتِ مقدسہ کی مسماری سے ہوا۔ شعائر اللہ اور مشاہیر اسلام کے
آثار مٹا کر نہ صرف اہل اسلام کے ایمانی، روحانی جذبات کو ٹھیس پہنچائی گئ ہے۔ بلکہ اس
عالمگیر صداقت سے چشم پوشی بھی کی گئی ہےکہ جو قومیں اپنے محسنوں کویاد نہیں رکھتی
وہ غرق ہو جاتی ہیں۔ تقسیم کرو اور تسلط اختیار کرو دشمن کا ازلی شیوہ رہا ہے۔ یہی وجہ ہے
کہ مسلم ممالک کی آپس میں پھوٹ ڈلواکر آن کی طاقت کو کمزور کیا گیا اور آن کا شیرازہ بکھیرنے
کی کوشش کی جارہی ہے۔ کبھی کویت کو عراق سے لڑایا گیا اور کبھی عراق کوایران سے اور کبھی
نائن الیون کوبنیاد بنا کر دہشت گردوں کی تلاش کے بہانے افغانستان کو تہس نحس کیا گیا۔ اس
مسلم کش تباہی کا مقصد ایک طرف اپنی ہتھیار ساز منڈی چمکانا تھا تو دوسری طرف مسلمانوں کو
کچلنا جو دراصل صلیبی جنگوں کی کڑیاں ہیں۔ جن کی زد میں آج بحرین ، قطیف، عوامیہ، یمن، شام،
کشمیرو فلسطین ہیں۔ بڑی طاقتیں دنیائے انسانیت کو طبقاتی بنیادوں پر تقسیم کرکے مسلمانوں پر
مظالم ڈھارہی ہیں۔ مگر مقام حیرت وافسوس ہے کہ عالمی امن کا نعرہ بلند کرنے والی اقوام متحدہ،
OIC اور عالمی سطح کی NGO,s اس سارے منظر نامے پر کیوں دم سادھے ہیں؟ عالمی ادارے کشمیرو
فلسطین کے مسائل مشرقی تیمور جنوبی سوڈان اور اسکاٹ لینڈ کے مسائل کی طرح حل کیوں نہیں
کروا رہے؟۔ غیر سے تو کیا گلہ خود ہمارے اپنے حکمران کرسی کی فکر میں اقوام متحدہ اور
سعودی حکومت پر مزارات مقدسہ کی ازسرنوتعمیر اور شعائراللہ کے تحفظ اور مسلمانوں کی
بقا کے لئے سفارتی دباؤ نہیں ڈال رہے۔ سیاسی مفاد کی گرم بازاری میں دکان چمکاؤ نظر
ہے کے بر عکس قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی وہ دلیر اور عظیم
قائد ہیں جو خالِصتاً دینی، ملی اورقومی مقاصد حصول کے لیے کو شاں ہیں۔ ان کی
آواز پر لبیک کہتے ہوئے جنت البقیع کی تعمیر نو کے لیے نہ صرف ملک بھر
میں بلکہ بیرون ملک امریکہ، برطانیہ، کینڈا، یونان، مشرق وسطی، افریقہ،
اور آسٹریلیا میں بھی احتجاجی مظاہرے ہوئے۔ کیونکہ جنت البقیع،
جنت المعلی مکتبی و مسلکی نہیں بلکہ انسانیت کا مسئلہ ہے۔

والسلام

ڈاکٹر ارم ناز کیانی

اڈیٹر

بحرین، قطیف، عوامیہ، یمن، شام، مقبوضہ کشمیر میں مسلمانوں کے قتل عام، بربریت کا اقوام متحدہ فوری نوٹس لے: حامد موسوی

فیکٹ فائنڈنگ مشن کو ان علاقوں کا دورہ کرنے کی اجازت دی جائے

عالمی ادارے ستم رسیدہ علاقوں کے مظالم شہریوں پر جبرواستبداد کی طرف متوجہ ہوں

اسلام آباد (ام البنین نیوز) سپریم شیعہ علماء بورڈ کے سرپرست اعلیٰ ،قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی نے اقوام متحدہ سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ بحرین ، قطیف ، عوامیہ ، یمن ، شام ، کشمیر و فلسطین میں مسلمانوں کے قتل عام اور وہاں جاری ظلم و بربریت اور ٹارچر کرنے کے واقعات کی تحقیقات کیلئے اقوام متحدہ کے فیکٹ فائنڈنگ مشن کو ان علاقوں کا دورہ کرنے کی اجازت دی جائے ، عالمی ادارے ان ستم رسیدہ علاقوں کے مظالم شہریوں پر جبرو استبداد کی طرف متوجہ ہوں اور انہیں نظرانداز نہ کریں ، صدر ٹرمپ کی سرپرستی میں منعقدہ ریاض کانفرنس کے بعد چار ممالک نے قطر کا حصار کرکے ایران کو دھمکایا مگر آج اسی امریکہ کا قطر کیساتھ دہشت گردوں کی مالی معاونت روکنے کا معاہدہ امریکہ کی منافقانہ روش ہے جو دنیا کی آنکھیں کھولنے کیلئے کافی ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے بدھ کو عالمی عشرہ صادق آل محمدؐ کمیٹی کے عہدیداران سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ آقای موسوی نے باور کرایا کہ تقسیم کرو اور حکومت کرو پرانا امریکی شیوہ ہے جس کے تحت پہلے کویت کو عراق میں گھسایا پھر عراق کو ایران سے لڑایا، مسلم ممالک پر چڑھائی کی ، عراق میں جوہری اسلحہ نہ ہونے کے باوجود اس پر کیمیاوی ہتھیاروں کا الزام لگا کر عراق کو تہس نہس کیا، نائن الیون کا ڈرامہ رچا کر افغانستان کو نشانہ بنایا اور وہاں سالہا سال سے تسلط جمائے بیٹھا ہے غرضیکہ امریکہ تمام دہشت گرد تنظیموں کا خالق ہے اور انہی کے ذریعے جدید ہتھیاروں کو آزما کر تجربے کررہا ہے۔ آقای موسوی نے کہا کہ عالمی سرغنہ اپنے مدمقابل کو خفیہ ذرائع سے اسلحہ فراہم کرتا ہے جس کا مقصد مسلم ممالک میں خون کی ہولی کے کھیل میں مزید اضافہ کرنا ہے اسی لئے سعودی کو ایران کے مقابلے میں لایا گیا ہے اسطرح امریکہ اپنی جنگ مسلم ممالک کو آپس میں الجھا کر لڑ رہا ہے ۔ آغا سید حامد علی شاہ موسوی نے کہا کہ صدر ٹرمپ نے ایک منصوبے کے تحت دہشت گردی کو اسلامی کہہ کر نصف درجن سے زائد مسلم ممالک کے باشندوں کے امریکہ داخلے پر پابندی عائد کررکھی ہے مگر عالم اسلام

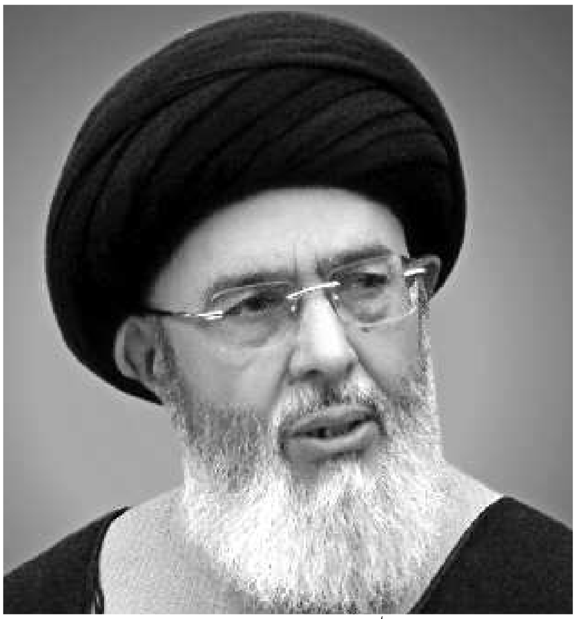

خواب غفلت میں اور مسلم حکمران استعمال ہورہے ہیں جنہوں نے اپنے عوام پر عرصہ حیات تنگ کررکھا ہے امریکہ بھارت و اسرائیل کے توسیع پسندانہ عزائم کی کھل کر حمایت کررہا ہے ،اسرائیل فلسطینیوں اور بھارت کشمیریوں کو دہشت گرد ثابت کرنے پر تلا ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ موجودصورت حال میں مشرق وسطیٰ، جنوبی ایشیاء کے مسلمانوں کی اخلاقی ، سفارتی اور عملی مدد کرنا حقوق انسانی کے اداروں پر لازم ہے کیونکہ مشرقی تیمور اور جنوبی سوڈان میں ہونے والی جدوجہد کو آزادی کی تحریک قرار دیکر وہاں استصواب رائے کروایا جاسکتا ہے فلسطین و کشمیر اور مقبوضہ کشمیر میں پون صدی سے جاری تحریک حریت کو ہرگز دہشتگردی قرار نہیں دیا جاسکتا۔ انہوں نے اس یقین کا اظہار کیا کہ کشمیری و فلسطینی مظلومین کی قربانیاں ضرور رنگ لائیں گی اور وہاں آزادی کا سورج ضرور طلوع ہوگا۔ انہوں نے اقوام متحدہ سمیت تمام عالمی اداروں پر زور دیا کہ وہ اپنی ذمہ داریاں پوری کریں ورنہ انکے وجود کا جواز باقی نہیں رہے گا۔

اسلام نے خواتین کو عزت و تکریم کے اوج ثریا پر پہنچایا، مغربی ثقافتی یلغار دوبارہ پستیوں میں دھکیل رہی ہے: ام لیلیٰ مشہدی

ام البنین ڈبلیوایف کے اعلی سطحی اجلاس میں تنظیمی فیصلے، ملکی اور عالمی امور پر اہم قراردادوں کی منظوری

اسلام کی عطا کردہ عظمت پر طبقہ نسواں تا ابد ناز کر سکتا ہے خواتین سیرت فاطمہؑ کو اپنا کر نسلیں سنوار سکتی ہیں، قائد جعفریہ آغا حامد موسوی کا پیغام

(ام البنین نیوز) تحریک نفاذ فقہ جعفریہ خواتین ونگ کے ذیلی شعبے ام البنین ڈبلیوایف کا اعلیٰ سطحی اجلاس اہم تنظیمی فیصلوں اور ملکی و عالمی امور پر اہم قراردادوں کی منظوری کے بعد اختتام پذیر ہو گیا جس کی صدارت چیئر پرسن ام لیلیٰ مشہدی نے کی۔ اجلاس میں ملک بھر سے خواتین نمائندگان نے شرکت کی۔ اس موقع پر صدارتی خطاب کرتے ہوئے ام لیلیٰ مشہدی نے کہا کہ اسلام نے خواتین کو ذلت کے پاتال سے نکال کر عزت و تکریم کے اوج ثریا پر پہنچا دیا مغربی ثقافتی یلغار خواتین کو دوبارہ پستیوں میں دھکیل رہی ہے اسلام روشن خیال اور اعتدال پسند مذہب ہے اسلام کے خلاف تنگ نظری اور تشدد پسند مذہب ہونے کا پروپیگنڈا کرنے والے دین مصطفوی کی حقانیت سے خائف ہیں۔ تنظیم کی مشیر اعلیٰ سیدہ بنت الھدیٰ نے قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی کا پیغام پڑھ کر سنایا جس میں اُنھوں نے باور کرایا کہ خواتین کے بغیر کائنات ادھوری ہے قوموں کی عزت ماؤں بہنوں بیٹیوں کے دم قدم سے ہے۔ ہر دور میں خواتین کا کردار روشن رہا ہے حضرت حواؑ حضرت ہاجرہؑ و عسارہؑ، مادر موسیٰؑ و خواہر موسیٰؑ، حضرت آسیہ بنت مزاحمؑ اور حضرت مریمؑ کا ذکر کئے بغیر قصص الانبیاءؑ نامکمل ہیں خیر البشر ہادی برحق حضرت محمد مصطفیٰؐ نے نبوت کی نوید سب سے پہلے ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ کو سنائی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریمؐ کو اسلام کی خاتون اول پر کس قدر اعتماد تھا اس عظمت و رفعت پر طبقہ نسواں تا ابد ناز کر سکتا ہے خواتین سیرت فاطمہؑ کو مشعل راہ بنا کر نسلیں سنوار سکتی ہیں حضرت خدیجۃ الکبریٰ نے نوزائیدا اسلام کی تبلیغ و ترویج کیلئے جو قربانیاں دیں وہ ایثار و محبت کا ایک کامل صحیفہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج کے دور میں میڈیا بہت طاقتور بھی ہو چکا ہے اور مہلک بھی۔ ہر گھر میں مغربیت اس کے زریعے در آئی ہے۔ اسے دور پرفتن میں قوم کی ماؤںؑ بہنوں بیٹیوں پر لازم ہے کہ اپنے آپ کو دین و شریعت کا پابند بنائیں اولاد کی پاک و پاکیزہ تربیت کا اہتمام کریں کیونکہ ماں کی گود پہلا مدرسہ ہے۔ ام البنین ڈبلیوایف کی بیٹیاں اپنے ذہن و فکر اور عمل و کردار کو مرکزی پالیسی سے مزید ہم آہنگ کریں تعلیمات محمدؐ و آل محمدؐ سے اپنے آپ کو آراستہ و پیراستہ کریں۔ اجلاس میں منظور کردہ کراردادوں میں آپریشن ردولفسا دکی بھرپور حمایت کا اعادہ کیا گیا اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ نیشنل ایکشن پلان کی ہر شک پر عمل کروایا جائےؐ، کالعدم تنظیموں اور اُنکے ہمدردوں پر ہاتھ ڈالا جائےؐ۔ 39 ملکی اتحاد میں پاکستان کئ شمولیت بانیان پاکستان کے اہداف سے انحراف ہے، پاکستان عالم اسلام کو تقسیم کرنے کی امریکی سازش کا حصہ بننے کی بجائے امت مسلمہ کو متحد کرنے کیلئے آگے بڑھے، فاٹا کو خیبر پختونخواہ میں ضم کئے جانے پر تاخیری حربے استعمال نہ کئے جائیں، دہشت گردوں کی جانب سے شعائر اسلام حرمین شریفین بیت اللہ و مسجد نبویؐ، اہلبیت اطہار پاکیزہ صحابہ کبار امہات المومنینؓ، اولیائے کرام کے مزارات کو لاحق خطرات سے نمٹنے کیلئے عالم اسلام مشترکہ لائحہ عمل اختیار کرے جنت البقیع و جنت المعلے کی ازسر تو تعمیر کی جائے، وطن عزیز پاکستان کے استحکام کیلئے تمام مسالک صوبوں قومیتوں کے حقوق کی ادائیگی کی جائے قرارداد میں مسلم ممالک پر زور دیا گیا کہ باہم الجھنے اور ایک دوسرے کو دھمکیاں دینے بجائے کشمیر و فلسطین کی آزادی اور قبلہ اول کی بازیابی کیلئے متفقہ لائحہ عمل اپنائیں۔ اجلاس سے عبیدۃ الزہراء موسی ایڈوکیٹ، ڈاکٹر خانم زہراء گل، فاطمہ، ایمل فاطمہ، خانم قمر زہراء نقوی، سائرہ جعفری، پروفیسر غلام صفریٰ، نادیہ بدر، ڈاکٹر ارم کیانی، سپریم کمانڈر مسز عقیل نقوی، فرح مرتضیٰ موسوی ایڈوکیٹ، ارم نقوی، کائنات کاظمی، مسز جابر نقوی، لواءؑ زینب کاظمی، ابتہاج زینب، مسز علی جعفری، حریم رضا، تسکین بخاری، مسز حسین مقدسی، مسز بوعلی مہدی اور شہر بانقوی نے بھی خطاب کیا۔

حضرت بی بی معصومہ قمؑ علیہا السلام

تحریر و تحقیق:
حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا محسن محسنی (ایران قم)

نام مبارک: فاطمہ کبری (علیہا السلام)

القاب: معصومہ، کریمہ اہلبیتؑ، شفیعہ روز محشر، طاہرہ، حمیدہ، برّہ، رشیدہ، تقیّہ رضیہ، نقیّہ، مرضیہ، سیّدہ اور اخت الرضا

والد بزرگوار: جناب معصومہؑ کے والد بزرگوار حضرت امام موسی کاظمؑ ہیں جو شیعیان حیدر کرّار کے ساتویں امام معصوم ہیں۔ امام موسی کاظمؑ کو "ابوالحسن اول" بھی کہا جاتا ہے، آپؑ کے مشہور القاب: کاظم، صالح باب الحوائج ہیں۔

حضرت امام موسی کاظمؑ نے ۱۲۸ھ ق میں مکہ و مدینہ کے درمیان ایک بستی بنام "ابوا" میں اپنے نور سے اس کائنات کو منور فرمایا، اور ۲۰ سال کی عمر میں عہدہ امامت پر فائز ہوئے۔

والدہ مکرمہ: حضرت فاطمہ معصومہ (سلام اللہ علیہا) کی والدہ ماجدہ کا نام "نجمہ خاتونؑ" ہے۔ امام رضاؑ بھی نجمہ خاتونؑ کے بطن اطہر سے اس کائنات میں ظہور پذیر ہوئے۔ امام رضاؑ کی ولادت کے بعد آپؑ کو "طاہرہ" کا لقب ملا، اور اس کے بعد آپؑ کو طاہرہ کہا جاتا تھا۔

حضرت نجمہ خاتونؑ کی امام موسی کاظمؑ کے حضور مبارک میں مشرف ہونے کی داستان اسی طرح ہے جس طرح حضرت امام آخر الزمان مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) کی والدہ گرامی جناب "نرجس خاتونؑ" حضرت امام حسن عسکریؑ کی خدمت اقدس میں مشرف ہوئیں۔

جناب نجمہ خاتون (سلام اللہ علیہا) کی عظمت و فضیلت میں یہی کافی ہے کہ امام انیس الغرباء والمساکین، امام رؤف حضرت علی بن موسی الرضاؑ اور کریمہ اہلبیتؑ، شفیعہ روز جزا حضرت فاطمہ معصومہؑ آپؑ ہی کے بطن اطہر سے اس کائنات میں تشریف لائے، اور ان دو عظیم المرتبت اولاد کی ترتیب و پرورش آپؑ ہی کی پر مہر و محبت آغوش میں ہوئی۔

اس انتہائی باوفا و جان نثار ماں کی بے نام و نشان قبر اقدس مدینہ کے محلّہ "شربہ ام ابراہیم" میں ہے جس کی دیواریں بلند و بالا اور ہمیشہ بند دروازہ اس خاندان کے ماننے والوں کے دلوں کو چھلنی کرتا رہتا ہے۔

امام صادق (علیہ السلام) کا ولادت حضرت معصومہؑ سے پہلے خوشخبری دینا

حضرت امام صادقؑ (جدّ بزرگوار حضرت معصومہؑ) شیعوں کے چھٹے امام نے اپنے فرزند ارجمند امام موسی کاظمؑ کی ولادت سے کئی سال پہلے اور اسی طرح آپؑ کی ولادت کے بعد یعنی حضرت معصومہؑ کی ولادت کے ٹھیک ۵۰ سال پہلے آپؑ کی ولادت مبارک کی خوشخبری اور پیشنگوئی کر دی تھی۔

ایک دفعہ امام صادقؑ کے اصحاب میں سے ایک صحابی آپؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دیکھا کہ آپؑ گہوارے میں موجود نومولود کم سن بچے سے محو گفتگو ہیں اور وہ مولود فصیح انداز میں امام سے محو گفتگو ہے! یہ صحابی انتہائی متعجب ہوئے اور حیرانگی سے عرض کی: "آپؑ ایک کم سن بچے کے ساتھ گفتگو فرما رہے ہیں؟!"

امامؑ نے فرمایا: تم بھی آگے بڑھو اور اس بچے کے ساتھ گفتگو کرو۔

راوی کہتا ہے: میں حیران و سرگردان آگے بڑھا، گہوارہ کے پاس آکر سلام کیا، نومولود بچے نے انتہائی شیریں لہجہ میں سلام کا جواب دیا اور مجھ سے فرمایا: "اے شخص! چند دن پہلے جو تیری بچی پیدا ہوئی ہے اس کا جو نام تو نے منتخب کیا ہے اسے تبدیل کر دے، چونکہ خدا اس نام کو دشمن رکھتا ہے"

راوی کہتا ہے: میں انتہائی حیران ہوا کیونکہ چند دن پہلے خدا نے مجھے ایک بچی سے نوازا تھا اور ابھی تک اس کی ولادت کا میرے گھر والوں کے علاوہ کسی کو علم نہ تھا، اور میں نے اس کا "حمیرا" تجویز کیا تھا۔

نومولود کے گفتگو کرنے سے اور غائب کی خبر دینے سے میری حیرت کی انتہا نہ رہی، گویا تعجب سے میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے، میں حیران و ششدر رہ گیا!

اس وقت امام صادقؑ نے مجھ سے فرمایا:

حیران نہ ہو! یہ بچہ میرا بیٹا اور تیرا امام "موسیؑ" ہے، خداوند کریم اس بیٹے سے مجھے ایک بیٹی عنایت فرمائے گا جس کا نام "فاطمہ" ہوگا اور وہ وطن سے دور سرزمین "قم" میں سپرد خاک کی جائے گی، اور جو بھی میری اس بیٹی کی زیارت کرے، اس پر جنت واجب ہے۔

میلاد مسعود: حضرت فاطمہ معصومہ (علیہا السلام) نے اول ماہ ذیقعدہ ۱۷۳ھ ق میں امام کاظمؑ اور جناب نجمہ خاتونؑ جیسے با عظمت والدین کی گود میں مدینہ منورہ میں ولادت پائی۔

حضرت معصومہؑ کی ولادت کا دن امام موسی کاظمؑ، امام رضاؑ، اور جناب نجمہ خاتون کے لئے انتہائی خوشی و مسرّت کا دن تھا، چونکہ آسمان ولایت سے اس ستارے نے طلوع کیا تھا، جس کے طلوع کے بارے میں کئی سال پہلے خوشخبری دے دی گئی تھی، دوسری طرف جناب نجمہ خاتونؑ کی امام رضاؑ کے علاوہ کوئی دوسری

اولاد نہ تھی، اور امام رضاؑ کی ولادت باسعادت کے ۲۵ سال بعد آپؑ کی گود میں اس چاند کا ظہور ہوا تھا۔ لہذا یہ تولد خود ایک بہت طولانی و عمیق انتظار کا تکملہ تھا۔

حضرت معصومہ (سلام اللہ علیہا) کا بچپن: خاندان عصمت وطہارت کی اس خوشی اور شادمانی کا عرصہ انتہائی کم تھا، چونکہ جب جناب معصومہؑ نے آنکھ کھولی تو اپنے بابا کو مصائب میں گھرے دیکھا چونکہ زیادہ تر امامؑ کو قید و بند میں رکھا جاتا تھا۔

ابھی آپؑ کا سنّ شریف ٦ سال تھا کہ آپؑ کی اشکبار آنکھوں کے سامنے آپؑ کے بابا کو گرفتار کر کے بغداد روانہ کر دیا گیا۔ یہ باپ بیٹی کی آخری زیارت اور دیدار تھا اور اس کے بعد پورے چار سال (امام کاظمؑ کی شہادت تک) آپؑ کی آنکھیں، باپ کے چہرہ انور کی زیارت کی تمنّا میں دروازہ پر لگی رہتی تھیں اور ہر دستک پر آپؑ باپ کی نرم وگرم آغوش کی امید میں دروازے کی طرف دوڑ پڑتیں (تا کہ بابا کی نرم گود میں سر رکھ کر اپنے غموں کا بوجھ ہلکا کر سکیں) لیکن ہائے افسوس! بابا کی زیارت تو کجا، بابا کا جسد اطہر دیکھنے کی حسرت لے کر قم کی سرزمین میں دفن ہو گئیں۔ ابھی آپؑ کی عمر مبارک کی دس بہاریں گزری تھیں کہ بغداد کے تنگ وتاریک زندان سے بابا کی انتہائی بے کسی وغربت کے عالم میں شہادت کی مصیبت سے دل چھلنی ہو گیا۔ امام موسیٰ کاظم کی وصیت کے مطابق امام رضاؑ نے آپ کو اپنی سرپرستی میں لے لیا۔ چنانچہ حضرت معصومہ مقام رفیع عصمت کے جل، علم لدنی کے مالک بابا اور بھائی کی خصوصی تربیت وعنایت کے بدولت اس درجہ فضل وکمال پر فائز ہوئیں کہ بچپنے میں شعیوں کے سوالات کے جوابات دینا شروع کر دیے۔

بی بی معصومہ مولا رضا سے اس قدر محبت کرتی یقین کہ بھائی کی جدائی آپ کے لیے نا قابل برداشت تھی، مگر جب رضائے پرودیگار سے امام رضا ایران تشریف لے گئے۔ تو امام رضا سے فراق آپ کا نصیب بن گیا۔

بھائی کا خط: بھائی کی جدائی کو جب ایک سال گزر چکا تھا۔ بی بی بھائی کو ایک نظر دیکھنے کے لیے تڑپ رہی تھی دوسری طرف وعدہ الٰہی بھی نزدیک تھا امام رضا نے اپنے عزیز بہن کے نام خط لکھا۔ اور اسے اپنے غلاموں میں سے انتہائی قابل اعتبار غلام کے زریعہ مدینہ رسال فرمایا۔ اس خط سے امید کی کرن حضرت معصومہ کے دل میں روشن ہوئی۔ شاید کئی دفعہ خط کا مطالعہ فرمایا، خط کو چوما، سر وصورت اور آنکھوں پر لگایا، بھائی کی معطر خوشبو جب مشام مطہر سے ٹکرائی تو آنکھیں اشکبار ہو گئیں۔

خط میں امامؑ نے آپؑ کو خراسان آنے کی دعوت دی، چونکہ آپؑ بھی اس سے زیادہ بہن سے جدائی تحمل نہ کر سکتے تھے! خط کی تحریر کو پڑھنے کے بعد فوراً بھائی کے دیدار کے شوق میں سفر کی تیار شروع کر دی۔

ایران کی طرف روانگی: امام رضاؑ سے ملاقات کے لئے آپؑ؛ بے تاب تھیں، لہذا امامؑ کی ملاقات کی خاطر اُس انتہائی سخت دور میں جبکہ حکومت وقت کی طرف سے خاندان اہل بیتؑ پر عرصہ حیات تنگ تھا، آپؑ نے مدینہ کو خراسان کے قصد سے ترک فرمایا۔

حضرت معصومؑہ ایک کاروان کے ہمراہ مدینہ سے روانہ ہوئیں، جس میں مشہور روایات کے مطابق آپؑ کے پانچ بھائی بنام جعفرؑ، فضلؑ، ہادیؑ، زیدؑ، قاسمؑ، آپؑ کے ہمراہ تھے ان کے علاوہ کچھ تعداد میں آپؑ کے بھتیجے، غلام اور کنیزیں بھی شامل تھیں۔ بعض مؤرخین کے مطابق حضرت سید اسحاقؒ، سید ابوالرضاؒ، سید علی اصغر جن کے مزارات شہر ساوہ میں ہیں، اور سید ہارونؒ ابن امام کاظمؑ جن کا مزار ساوہ کے نواح واقع ہے، بھی حضرت معصومہؑ کے ہمراہ مدینہ سے تشریف لائے تھے، لیکن مامون کے حکم سے ان امامزادگان کو شہید کر دیا گیا۔

مشہور مؤرخین کے نزدیک ساوہ میں حضرت معصومہؑ کو بھی ایک نابکار عورت کے ذریعے زہر دیا گیا، جس کی وجہ سے آپؑ مریض ہوئیں اور اسی زہر کے اثر سے صرف سترہ دن کے بعد شہادت پائی۔

اہل قُم جو اُس دور میں بھی موالیان امیر المؤمنینؑ اور شیعیان آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے تھے، جب اس دردناک فاجعہ سے باخبر ہوئے تو پورا شہر امام موسی کاظمؑ کی لخت جگر اور امام رضاؑ کی ہمشیرہ گرامی کے استقبال کے لئے ساوہ کی طرف روانہ ہوئے، قم کے رہنے والے لوگ انتہائی جوش وخروش سے مجلّل ومجب اور سراسر عفاف کجاوہ لے کر ساوہ کی طرف روانہ ہوئے، جن میں قبیلہ خزرج کے سردار جناب موسی بن خزرج پیش پیش تھے، اہل قم نے نہایت ادب واحترام سے حضرت معصومہؑ کا استقبال کیا اور آپؑ کے کجاوہ پر پھولوں کی پتیاں نچھاور کیں، زن ومرد نہایت احترام واکرام سے کریمہ اہل بیتؑ کو ساوہ سے قم لائے۔

قُم میں ورود: اہلیان قُم نے جناب معصومہؑ کا بے مثال استقبال کیا اور آپؑ کے سراسر مجب معفّف کجاوہ کی مہار موسی بن خزرج نے شخصاً سنبھائی اور تمام راہ آپؑ کے محمل کی مہار ان کے کاندھوں پر تھی، یوں حضرت معصومہؑ اپنے چاہنے والوں کے درمیان پھولوں کی پتیوں اور تکبیر وتسبیح خدا کے زیر سایہ ۲۳ ربیع الاول ۲۰۱ھ میں قُم میں وارد ہوئیں اور اپنے وجود مقدس سے اس شہر کو تقدس بخشا۔ تمام راہ بزرگان قم پیادہ وسوار آپؑ کے کجاوہ کے گرداگرد ادب واحترام سے چلتے ہوئے قم میں داخل ہوئے۔

آپؑ کے وجود مقدس کی حامل ناقہ نے "میدان میر" (موجودہ عمار یا سرروڈ پر واقع) کے مقام پر جو کہ حضرت موسی بن خزرج اشعری کا گھر تھا، زمین پر زانو رکھا، اور اس طرح ہمیشہ کے لئے اہالی قم کو آپؑ کی میزبانی کا افتخار نصیب ہوا۔

شہادت حضرت فاطمہ معصومہ (سلام اللہ علیہا): حضرت فاطمہ معصومہؑ جس گھر میں تشریف فرما ہوئیں، موسی بن خزرج نے وہ گھر تمام اسباب کے ساتھ

آپؑ کو ہدیہ کر دیا، آپؑ ہر وقت عبادت الٰہی میں مصروف رہتی تھیں اور ایک کمرہ عبادت کے لئے مخصوص کر دیا جس میں دن رات نماز عبادت میں مشغول رہتی تھیں۔ آج بھی وہ کمرہ عبادت خانہ حضرت فاطمہ معصومہؑ کے عنوان سے بنام "بیت النور" موجود ہے، جہاں سے آپؑ کے زائرین مستفید ہوتے ہیں۔

حضرت معصومہؑ نے صرف سترہ دن موسیٰ بن خزرج کے گھر میں انتہائی رنجور، غمگین اور بیماری کے عالم میں گزارے! سترہ دن کے بعد بالآخر (۱۰) ربیع الثانی ۲۰۱ھ میں زہر کے اثر سے نور جمال امام رضاؑ کی ملاقات کئے بغیر عالم غربت میں جام شہادت نوش فرمایا! آپؑ کی وفات سے شہر قم ماتم کدہ بن گیا اور لوگ جو کہ آپؑ کی آمد سے خوش تھے، اب ہر طرف ان کے گریہ وزاری اور ماتم کی صدائیں بلند تھیں۔

جس گھر میں آپؑ کا قیام تھا اسے اب "مدرسہ ستّیہ" کہا جاتا ہے

حضرت معصومہؑ کی کرامات

۱) جنگی قیدی کا آزاد ہونا: حضرت معصومہؑ کی جملہ کرامات عظیمہ میں سے ایک کرامت جس کی شبیہ امام رضاؑ کے حرم مطہر سے ظاہر ہونے والی کرامت کی طرح ہے، یہ ہے:

جناب حجتہ الاسلام والمسلمین حاج آقا ابن الرضا، جناب حاج آقا کشفی جو کہ آپؑ کے خادمین میں سے بلند پایہ خادم ہیں، کی زبان سے نقل کرتے ہیں: عراق، ایران، جنگ کے دنوں میں ایک رات کچھ عراقی قیدی، حضرت معصومہؑ کی زیارت کے لئے حرم مطہر لائے گئے، آپؑ کی ضریح مطہر کے بالائے سر (سر والی طرف) کی جانب جنگلے رکھے گئے تھے، جن میں قیدی زیارت سے مشرف ہو رہے تھے اور باقی مؤمنین ان جنگلوں سے باہر زیارت کا شرف حاصل کر رہے تھے۔ اچانک جو لوگ ان قیدیوں کو دیکھ رہے تھے، ان میں سے ایک عورت کی چیخ بلند ہوئی اور بلا فاصلہ قیدیوں میں سے بھی ایک قیدی نے بلند آواز سے چیخ ماری، کچھ دیر بعد معلوم ہوا کہ وہ عراقی قیدی شیعہ تھا اور فوجی ٹریننگ محاذ جنگ پر لے آئی تھی، جو بعد میں ایرانی افواج کے ہاتھوں قید ہو گیا تھا۔

ادھر اس کی ماں کو بھی شیعہ ہونے کے جرم میں عراق سے نکال دیا گیا جو ایران آ کر قم میں سکونت پذیر ہو گئی تھی۔ ماں یہاں آ کر بیٹے کی طرف سے مکمل طور پر بے خبر تھی کہ وہ کہاں اور کس حال میں ہے؟

یہ بیچاری اور دکھیاری ماں ہر روز حرم مطہر میں بی بی دو عالم حضرت معصومہؑ کی زیارت سے مشرف ہوتی اور شفیعہ محشر کی بارگاہ میں عرض کرتی اے بی بی جان! میں اپنا بیٹا، آپؑ سے لوں گی"

اس رات بھی دوسری راتوں کی مانند زیارت کے لئے حرم مطہر آئی تھی اور بیٹے کے لئے دعا کر رہی تھی کہ اچانک قیدیوں کے درمیان اپنے بیٹے کو دیکھ لیا اور بے اختیار منہ سے چیخ نکل گئی۔ بیٹے کی نظر بھی جب اچانک ماں پر پڑی تو بے اختیار چیخنا شروع کر دیا!

یوں حضرت معصومہؑ کی عنایت و کرامت کی بدولت کئی سال کی جدائی کے بعد ماں کی آنکھیں اپنے لخت جگر کے دیکھنے سے روشن ہوئیں، اس دلچسپ واقعہ کے بعد بین الاقوامی قوانین کے مطابق اس کے بیٹے کو رہا گیا تا کہ بقیہ زندگی خاندان کے ہمراہ خوش وخرم گزار سکے۔

شفاء چشم: ایۃ اللہ العظمیٰ آقای بروجردیؒ کے مرجعیت کے دور میں بروجرد سے ایک سید خاتون کو جو آنکھوں کی ایک مہلک بیماری میں مبتلا تھی، قم لایا گیا تا کہ حضرت معصومہؑ کی زیارت سے مشرف ہونے کے بعد معالجہ کے لئے تہران لے جایا جائے، اس عورت کے ساتھ آنے والے افراد میں سے ایک شخص آقای بروجروی کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے آنے کا مقصد بیان کیا!

مقررہ وقت تک وہ تہران روانہ نہ ہوئے۔ آقائی بروجردی کے دریافت کرنے پر ان لوگوں نے خوشی سے جواب دیا۔

اس خاتون نے حضرت معصومہ بی بی سے توسل کیا۔ لہذا آپ کی برکت سے اس کی آنکھیں بالکل ٹھیک ہوگئی ہیں چونکہ بی بی نے اسے شفا دے دی ہے لہذا ہم نے تہران جانے کا ارادہ ترک کر دیا ہے جب آقائی بروجردی نے بی بی کی یہ کرامت سنی تو وہی سے حرم معصومہؑ میں عرض ارادت کے لیے حاضر ہوئے۔

حضرت معصومہؑ کی زیارت کا ثواب: جناب معصومہؑ کی زیارت کے ثواب کے حوالے سے روایات میں مختلف تعبیرات وارد ہوئی ہیں۔ جس سے آپؑ کی عظمت ومقام شامخ ظاہر ہوتا ہے۔

اکثر روایات ائمہ اطہارؑ میں حضرت معصومہؑ کی زیارت کی پاداش جنت الفردوش معین فرمائی گئی ہے، ہم ان میں سے چند روایات کی طرف اشارہ کر رہے ہیں:

۱۔ شیخ صدوق صحیح سند کے ساتھ امام رضاؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا: "من زارھا فلہ الجنۃ" جو بھی آپؑ کی (معصومہؑ) کی زیارت کرے اس پر جنت واجب ہے۔

۲۔ ابن قولویہ سند صحیح کے ساتھ حضرت محمد تقیؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا: "من زار عمتی بکم فلہ الجنۃ" جس نے قم میں میری پھوپھی حضرت معصومہؑ کی زیارت کی اس پر جنت واجب ہے۔

۳۔ امام صادقؑ نے حضرت معصومہؑ کی ولادت سے پہلے فرمایا: "من زارھا وجبت لہ الجنۃ" جس نے آپؑ کی زیارت کی اس پر جنت واجب ہے۔

"سلام"

از شاعر آل محمدؐ حضرت نسیم امروہوی

اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا حجاب فاطمہؑ
آیۂ تطہیر ہے ادنی نقاب فاطمہؑ

نور کی چادر سے لازم تھا حجاب فاطمہؑ
بن گیا سایہ پیغمبر کا نقاب فاطمہؑ

تاب لاسکتا نہیں، دیکھے ادھر کیا آفتاب
نور عصمت کی جلالت ہے نقاب فاطمہؑ

لوح محفوظ آئے گی تم کو نظر اے جبرئیل
دیکھ سکتے ہوا گر زیر نقاب فاطمہؑ

آل زہراؑ کی امامت ، ماں کی عصمت کا ثبوت
نور کے پر دے ہیں گیارہ اک حجاب فاطمہؑ

اشرف عورات عالم، ربّ یزداں کی کنیز
بنت احمدؐ، زوجہ حیدرؑ جناب فاطمہؑ

ضامن نسل پیغمبر یہی ہی بحرین پاک
مالک کوثر علیؑ، کو ثر خطاب فاطمہؑ

قدسیوں سے عرش پر سن سن کے زہراؑ کی عطا
ہل اتی بھی ڈھونڈتا آیا ہے باب فاطمہؑ

پڑھ رہے ہیں سورتیں آغوش مادر میں حسینؑ
بولتی ہے رحل زانو پر کتاب فاطمہؑ

مرگ محسن نے کمر بھی توڑدی پہلو کے ساتھ
دیکھ کر پیری بھی روتی ہے شباب فاطمہؑ

صبر، خاموشی، تحمل ضبط اور شکر خدا
ان خصائل میں ہیں بس زینبؑ جواب فاطمہؑ

تازیانہ بھی لرز جاتا ہے جب کرتا ہے یاد
حضرت زینبؑ کی پیری اور شباب فاطمہؑ

خوف کیا، بھاری ہے گر عصیاں کا پلہّ اے نسیم
میرے پلّے پر ہیں محشر میں جناب فاطمہؑ

حضرت عبدالمطلبؑ کی نذر

تحریر: سید اسد رضا کاظمی

حضرت عبدلمطلبؑ کے سب سے چھوٹے لڑکے حضرت عبداللہ تھے۔ وہ ایک روز میں اس قد بڑھتے اور بڑے ہوتے کہ دوسرے لڑکے جس قدر دو ماہ میں بڑے ہوتے ہیں۔ ان کو دیکھنے کیلئے لوگ جوق در جوق آتے۔ ان کے حسن و جمال کو دیکھ کر تعجب کرتے۔ آپؑ کی پیشانی سے نور چمکتا۔ حضرت عبدالمطلبؑ کے گیارہ فرزند ہو گئے تو اپنی نذر کا ان کا خیال آیا اور تمام پسران کو جمع کیا۔ ان کیلئے کھانے کا انتظام کیا جب کھانے سے فارغ ہو چکے تو فرمایا۔ میرے بچو، میرے جگر کے ٹکڑو: تمہیں معلوم ہے کہ تم سب میرے نزدیک بہت عزیز ہو۔ میری آنکھوں کا نور اور دل کی ٹھنڈک ہو۔ تم میں سے کسی کے پیر میں کانٹا بھی چبھے تم مجھے تکلیف ہوتی ہے۔ لیکن خدا کا حق مجھ پر تمہارے حق سے زیادہ ہے۔ میں نے اپنے معبود سے نذ دمانی تھی کہ اگر مجھے دس سے زیادہ بیٹے عطا فرمائے گا تو ایک لڑکا اس کی راہ میں قربان کردوں گا۔ اب خدانے میری تمنا پوری کردی ہے۔ اس نذر کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ یہ سن کر سب خاموش ہو گئے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔ آخر جناب عبداللہ جو والد رسول اکرمؐ ہیں نے کہا: باباجان! آپ ہمارے حاکم ہیں جو کچھ آپ حکم دیں گے ہم اس کی اطاعت کریں گے۔

ہمارے حق سے آپ پر خدا کا حق زیادہ واجب ہے۔ اس کا معاملہ ہمارے معاملہ سے بلند و برتر ہے۔ ہم خدا کے مطیع اور اس کے فرمان پر صبر کرنے والے اور آپ کے فرمانبردار ہیں اور اس کے امر پر راضی ہیں۔ اس وقت حضرت کی عمر گیارہ سال کے لگ بھگ تھی۔

حضرت عبدالمطلبؑ نے جب اس فرزند کا کلام سنا تو دل بھر آیا اور آنکھوں سے انسو جاری ہو گئے۔ دوسرے لڑکوں سے مخاطب ہو کر کہا تم کیا کہتے ہو؟ انہوں نے کہا ہم بھی اطاعت کیلئے حاضر ہیں۔ ہم سب کو قربان کرنا چاہو تو ہم حاضر ہیں۔ حضرت عبدالمُطلبؑ نے سب کو کہا اپنی ماؤں کے پاس جاؤ جب یہ خبر غم لڑکوں نے ماؤں کو سنائی تو وہ رونے، چلانے اور گریہ وزاری کرنے لگیں۔ حضرت عبدالملطبؑ تیز خنجر ہاتھ میں لے کر نکلے اور ایک ایک لڑکے کو ان کی ماؤں کے گھروں سے بلایا۔ سب حر کے آرستہ ہو کر باپ کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت عبدالمطلبؑ حضرت عبداللہ کو ہاتھ سے پکڑ کر باہر لائے ان کی والدہ کا دل گواہی دے رہا تھا کہ قرعہ ان کے نام نکلے گا۔ پھر حضرت عبداللہ نے کہا۔ اے مادر مہربان مجھے جانے دیجئے یہ شرف اگر خدا نے میرے نام ہی لکھا ہے تو میری قسمت کا کیا کہنا۔ غرضیکہ سب کعبہ میں جمع ہو گئے۔ ایک کثیر مجمع قریش کا مسجد میں اکٹھا ہو گیا۔ حضرت عبدالمطلبؑ برہنہ خنجر ہاتھ میں لئے ہوئے ان بیٹوں کے نام قرعہ ڈالنے لگے اور دعا کی خداوند تو جانتا ہے کہ میں نے تجھ سے عہد کیا اور نذر مانی ہے اب اپنے تمام فرزندوں کو تیری بارگاہ میں لایا ہوں۔ اب ان میں سے جس کو تو چاہے چن لے۔ ایک ایک نام تیر پر لکھ کر کعبہ میں رکھوایا اور اپنے فرزندوں کو بھی کعبہ میں بھیج دیا۔ سب لوگ اس انتظار میں تھے کہ قرعہ کس کے نام کا نکتا ہے۔ قرعہ ڈالنے والا باہر آیا اور حضرت عبداللہ کو کعبہ کے اندر سے باہر لایا ان کا رنگ مثل آفتاب چمک رہا تھا حضرت عبدالمطلب سے اس شخص نے کہا اس فرزند ارجمند کے نام کا قرعہ نکلا ہے۔ اگر آپؑ چاہیں تو ان کو قربان کردیں۔

یہ سنتے ہی حضرت ابوطالبؑ سب سے زیادہ فریاد کرنے لگے بھائی کی منور پیشانی کو بوسہ دیتے اور کہتے کاہنوں کی کاہنت کو تیرا فرزند زائل کرے گا۔

میں اس دن کیلئے زندہ ہوں جب تمہارا فرزند اس نور کا وارث پیدا ہو۔ حضرت عبدالمُطلبؑ نے مردوں اور عورتوں کی فریاد سنی۔ فاطمہ مادر عبداللہؑ اپنے سر پر خاک ڈال رہیں تھیں۔ حضرت عبدالمطلبؑ نے حضرت عبداللہؑ کا بازو پکڑ کر چاہا کہ ذبح کیلئے لٹائیں۔ کابر قریش اولاد عبدمناف سے لپٹ گئی۔ حضرت عبدالمطلبؑ نے پکارا۔ وائے ہو تم پر کیا تم میرے فرزند پر مجھ سے زیادہ مہربان اور محبت رکھنے والے ہو؟ جب تک حکم خداوندی جاری نہ کرلوں گا اس سے دست بردار نہیں ہوسکتا۔ ابوطالبؑ کہتے رہے۔ باباجان اس کی بجائے مجھے قربان کردیجئے۔ اس کو چھوڑ دیجئے۔ حضرت عبدالمطلبؑ نے فرمایا میں پروردگار کے حکم کی مخالفت نہیں کرسکتا۔ قرعہ جس کے نام نکلا ہے وہی قربان ہوگا۔ اس وقت قریش کے بزرگوں نے کہا دوبارہ قرعہ اندازی کیجئے۔ شاید کچھ اور ظاہر ہو۔ اس اصرار پر دوبارہ قرعہ ڈالا گیا پھر حضرت عبداللہؑ کا نام نکلا۔ حضرت عبدالمطلبؑ نے فرمایا اب تو حکم خداوند کی تعظیم لازمی ہوگئی الغرض حضرت عبداللہؑ کے ہاتھ پیروں کو

باندھ کرلٹا یااسی اثناء میں فاطمہؑ کے عزیزوں میں سے دل اشخاص ننگے سر پیر تلواریں کھینچے ہوئے حضرت عبدالمطلبؑ کے ہاتھوں سے لپٹ گئے اور بولے ہم ہرگز اپنی بہن کے فرزند کو ذبح نہ ہونے دیں گے۔ ہاں آپ ہم سب کو قتل کرڈالیں تو اس کے بعد جو چاہیں کریں۔ حضرت عبدامطلبؑ نے آسمان کی طرف سر بلند کر کے کہا: اے پروردگار! یہ لوگ مجھے تیرا حکم جاری کرنے نہیں دیتے۔ نذر پوری کرنے سے منع کرتے ہیں تو ہی میرے اور ان کے درمیان بہترین حکم کرنے والا ہے۔ میں تیرے فیصلے پر رضامند ہوں ۔ اس وقت عامر کے لڑکے عکرمہ (عکرمہ بن عامر) نے حاضر ہوکر ایک ترکیب بتائی کہ اونٹوں اور عبداللہ کے درمیان قرعہ ڈالو۔ جب قرعہ اونٹوں اور حضرت عبداللہؑ کے درمیان ڈالا گیا تو قرعہ پھر حضرتؑ کے نام نکلا۔ پھر دس اونٹ کا اضافہ کیا گیا اور قرعہ ڈالا گیا تو پھر حضرت عبداللہؑ کا نام نکلا۔ اس طرح عمل جاری رہا۔ جب نے ؟؟ اونٹ پر قرعہ ڈالا گیا تو بھی حضرت کا نام نکلا۔ اس پر حضرت عبدالمطلبؑ نے اس گوہر سعادت کو ذبح کرنے کیلئے اپنی طرف کھینچا تو ہر طرف مردوں اور عورتوں کے چلانے کی آوازیں بلند ہوئیں اس وقت حضرت عبداللہؑ نے کہا۔ اے پدر بزرگوار خدا سے شرم کیجئے۔ اس کے حکم کو رد نہ کیجئے۔ اب میرے ذبح کرنے میں تاخیر مت فرمایئے۔ انشاءاللہ میں صابر ہوں۔ اپنے کپڑوں کو سمیٹ لیجئے تاکہ میرے خون میں آلودہ نہ ہوں۔ غرضیکہ حضرت عبداللہؑ کے نورانی چہرہ کو زمین سے ملا دیا۔ اب چھری چلانے ہی والے تھے کہ اکابر قریش نے کہا اے عبدالمطلبؑ ایک دفعہ اور قرعہ اندازی کر کے دیکھ لو۔ سو(100) اونٹوں اور حضرت عبداللہؑ پر قرعہ ڈالا گیا۔ اس بار قرعہ اونٹوں پر نکلا۔ سب نے خوشی کے نعرے لگائے۔ خدا کا شکر ادا کیا۔ جناب فاطمہ والدہ عبداللہؑ کو مبارک باد دی۔ حضرت عبدالمطلبؑ نے کہا یہ انصاف نہیں ہے کہ نو بار قرعہ عبداللہؑ کیلئے نکلے اور ایک بار اونٹوں کیلئے دوبارہ ڈالو۔ جب دوبارہ ڈالا گیا تو اونٹوں پر قرعہ نکلا۔ ایک آواز آئی اے عبدالمطلبؑ پروردگار نے تیرے قربانی قبول کرلی ہے۔ سید ابرار سید الرسلؐ اس کی نسل سے پیدا ہونگے۔ یہی وجہ ہے اس وقت سے ہر قتل کی دیت (100) اونٹ قرار پائی۔

رسول اللہ صلی اللہؑ فرمایا کرتے تھے میں دو مذبوح کا فرزند ہوں۔ ایک حضرت اسماعیلؑ دوسرے میرے والد حضرت عبداللہؑ۔

جنابِ ابوطالبؑ

ازالحاج تحسین جعفری

اِک تیرے رعب سے تھی کا فروں میں تھر تھری
رہبر عالم کو بھی حاصل تھی تیری دلبری
اے ابو طالب !ترے ایمان و ایقاں کی قسم
تھی صحابہ پر تجھے حاصل یقینا برتری

محسن اسلام تھے اور محسن انسانیت
حضرت عمران ابوطالب جنہیں کہتے ہیں سب
عمر بھر پشت وپناہ سرور عالم رہے
ان کی خاطر روزو شب سہتے رہے رنج و تعب

اسلام کی تصویر ابو طالبؑ ہیں
ایمان کی تنویر ابو طالبؑ ہیں
کفار کے منصوبے مٹائے جس نے
اللہ کی وہ تدبیر ابو عالبؑ ہیں

تم اسے کس طرح کہتے ہو مسلماں ہی نہ تھا
جس نے "خیرادیان دینا دین احمد کو کہا
کیا تمہیں تاریخ کا بھی کچھ پتہ ہے یا نہیں
عقد کس نے تھا خدیجہ کا محمدؐ سے پڑھا

کون بیٹوں کو سلاتا تھا محمّدؐ کی جگہ
شعب بو طالبؑ میں شب بھر دشمنوں کے خوف سے
کیاابو طالبؑ نہ تھی ، انصاف سے کہنا ذرا
شرم پھر آتی نہیں کافرا نہیں کہتے ہوئے

الم یجدک یتیما خدا جو کہتا ہے
پناہ کس نے محمدؐ کو دی تھی بتلاؤ؟
پلا تھا گود میں جس کی یتیم عبداللہ
وہ کون ملجا و ماویٰ تھا تم ہی بتلاؤ؟

ایمان کل کے والد عالی مقام تھے
اور مونس رسولؐ فلک احتشام تھے
پروانہ وار شمع نبوت پہ تھے نثار
حق تو یہ ہے کہ عاشق خیرالا نام تھے

حضرت بی بی مریم کی ولادت باسعادت

تحریر: عزادار حسین نقوی

بنی اسرائیل میں عمران ایک عابد وزاہد شخص تھے اور اسی زہدہ عبادت کی وجہ سے نماز کی امامت بھی ان کے سپرد تھی اور ان کی بیوی حنہ بھی بہت پارسا اور عابدہ تھیں اور اپنی نیکی کی وجہ سے وہ دونوں بنی اسرائیل میں بہت زیادہ محبوب ومقبول تھے۔عمران صاحب اولاد نہیں تھے اور ان کی بیوی حنہ بہت زیادہ متمنی تھیں کہ ان کی اولاد ہو۔وہ اس کے لیے درگاہ الٰہی میں دست بدعا اور قبولیت دعا کے لیے ہر وقت منتظر رہتی تھیں۔

کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حنہ صحن مکان میں چہل قدمی کر رہی تھیں کہ دیکھا کہ ایک پرندہ اپنے بچہ کو پھرا رہا ہے۔حنہ کے دل پر یہ دیکھ کر سخت چوٹ پڑی اور اولاد کی تمنا نے بہت جوش مارا اور حالت اضطراب میں بارگاہ الٰہی میں دعا کے لیے ہاتھ اٹھا دیئے اور عرض کیا۔

"پروردگار اس طرح مجھ کو بھی اولاد عطا کر کہ وہ ہماری آنکھوں کا نور اور دل کا سرور بنے۔" دل سے نکلی ہوئی دعا نے قبولیت کا جامہ پہنا اور حنہ نے چندروز بعد محسوس کیا کہ وہ حاملہ ہیں۔حنہ کو اس احساس سے درجہ مسرت ہوئی کہ انہوں نے نذر مان لی کہ جو بچہ پیدا ہو گا اس کو ہیکل (مسجد اقصٰی) کی خدمت کے لیے وقف کر دوں گی۔

بہر حال اللہ تعالیٰ نے عمران کی بیوی حنہ کی دعا کو شرف قبولیت بخشا اور وہ مسرت وشادمانی کے ساتھ امید بر آنے کی گھڑی کا انتظار کرنے لگیں۔

جب مدت حمل پوری ہو گئی اور ولادت کا وقت آ پہنچا کے لیے یہ لڑکی بھی لڑکے سے کم نہ تھی مگر ان کو یہ افسوس ضرور ہوا کہ میں نے نذر مانی تھی وہ پوری نہیں ہو سکے گی۔اس لیے کہ لڑکی کس طرح مقدس ہیکل کی خدمت کر سکے گی؟ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے افسوس کو یہ کہہ کر بدل دیا کہ ہم نے تیری لڑی کو ہی قبول کیا اور اس کی وجہ سے تمہارا خاندان بھی معزز اور مبارک قرار پایا۔حنہ نے لڑکی کا نام مریم رکھا۔سریانی میں اس کے معنی "خادم" کے ہیں چونکہ یہ ہیکل کی خدمت کے لیے وقف کر دی گئیں اس لیے یہ نام موزوں سمجھا گیا۔

حضرت مریمؑ جب سن شعور کو پہنچیں اور یہ سوال پیدا ہوا کہ مقدس ہیکل کی یہ امانت کس کے سپرد کی جائے تو کاہنوں میں سے ہر ایک نے یہ خواہش ظاہر کی کہ اس مقدس امانت کا کفیل مجھ کو بنایا جائے مگر اس امانت کی نگرانی کا اہل حضرت زکریاؑ سے زیادہ کوئی نہ تھا۔اس لیے کہ حضرت زکریاؑ حضرت مریمؑ کی خالہ الیشاع (الیشع) کے شوہر بھی تھے اور مقدس ہیکل کے معزز کاہن اور خدائے برتر کے نبی بھی تھے۔اس لیے سب سے پہلے انہوں نے ہی اپنا نام پیش کیا مگر جب سب کاہنوں نے یہی خواہش ظاہر کی اور باہمی کشمکش کا اندیشہ ہونے لگا تو آپس میں طے پایا کہ قرعہ اندازی کی جائے وہ دریا میں اپنے قلم (پورے) ڈالتے مگر قرعہ کی شرط کے مطابق ہر مرتبہ حضرت زکریاؑ ہی کا نام نکلتا، انہوں نے جب یہ دیکھا کہ اس معاملہ میں حضرت زکریاؑ کے ساتھ تائید غیبی ہے تو انہوں نے بخوشی اس فیصلہ کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا اور اس طرح یہ "سعید امامت" حضرت زکریاؑ کے سپرد کر دی گئی۔

غرض حضرت زکریاؑ نے حضرت مریمؑ کے صنفی احترامات کا لحاظ رکھتے ہوئے ہیکل کے قریب ایک حجرہ ان کے لیے مخصوص کر دیا تا کہ وہ دن میں وہاں رہ کر عبادت الٰہی سے بہرہ ور ہوں اور جب رات آتی تو ان کو اپنے مکان پر ان کی خالہ ایشاع کے پاس لے جاتے اور وہ وہیں شب بسر کرتیں۔

مریمؑ کا زھد وتقویٰ

حضرت مریمؑ شب وروز عبادت الٰہی میں رہتیں اور جب خدمت ہیکل کے لیے ان کی نوبت آتی تو اس کو بھی بخوبی انجام دیتی تھیں حتیٰ کہ ان کا ذہد وتقویٰ بنی اسرائیل میں ضرب المثل بن گیا اور ان کی زہادت وعبادت کی مثالیں دی جانے لگیں۔

مقبولیت خداوندی

حضرت زکریاؑ حضرت مریمؑ کی ضروری نگہداشت کے سلسلہ میں کبھی کبھی ان کے حجرہ میں تشریف لے جایا کرتے تھے لیکن ان کو یہ بات عجیب نظر آتی کہ جب وہ خلوت کدہ میں داخل ہوتے تو مریمؑ کے پاس اکثر بے موسم کے تازہ پھل موجود پاتے۔آخر حضرت زکریاؑ سے نہ رہا گیا اور انہوں نے دریافت کیا۔

"مریم تیرے پاس یہ بے موسم پھل کہاں سے آتے ہیں؟" حضرت مریمؑ نے فرمایا۔

"یہ مرے پروردگار کا فضل وکرم ہے۔وہ جس کو چاہتا ہے بے گمان رزق پہنچاتا ہے"

حضرت زکریاؑ نے یہ سنا تو سمجھ گئے کہ خدائے برتر کے یہاں مریمؑ کا خاص مقام اور مرتبہ ہے اور ساتھ ہی بے موسم تازہ پھلوں کے واقعہ نے دل میں یہ تمنا پیدا کر دی کہ جس خدا نے اپنی کاملہ سے یہ پھل بے موسم پیدا کر دئے کیا وہ میرے بڑھاپے اور بیوی کے بانجھ ہونے کے باوجود مجھ کو بے موسم پھل (بیٹا) عطا نہ کرے گا؟ یہ سوچ کر انہوں نے خشوع وخضوع کے ساتھ بارگارہ ربانی میں دعا کی اور وہاں سے شرف قبولیت کا مژدہ عطا ہوا۔

حضرت مریمؑ اسی طرح ایک عرصہ تک اپنے مقدس مشاغل کے ساتھ پاک زندگی بسر کرتی رہیں اور مقدس ہیکل کے سب سے مقدس مجاور حضرت زکریاؑ بھی ان کے زہد وتقویٰ سے بے حد متاثر تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی عظمت اور جلالت قدر کو اور زیادہ بلند کیا اور فرشتوں کے زریعہ ان کو برگزیدہ بارگاہ الٰہی ہونے کی بشارت سنائی۔

سکینہ جنریشن کارنر

ایک انڈے سے توحید کا استدلال

ابوشا کر ویصانی یا ک مشہور زندیق تھا اور امام جعفر صادقؑ کا ہم عصر تھا ایک دن امامؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے کہا: آپؑ معبود کے متعلق میری راہنمائی فرمائیں۔

امامؑ نے فرمایا: بیٹھ جاؤ وہ بیٹھ گیا۔ اتنے میں ایک بچہ وہاں آیا جس کے ہاتھ میں ایک انڈا تھا امامؑ نے بچے سے وہ انڈا لیا اور دیصانی کے سامنے رکھ کر فرمایا: دیصانی اسے غور سے دیکھ۔ یہ ایک قلعہ ہے اس کے اوپر کی جلد سخت اور اندر دقیق مادے ہیں۔ جن میں ایک چاندی کی طرح سفید اور ایک سونے کی طرح زرد ہے۔ تو نہ دقیق چاندی سونے سے ملتی ہے اور نہ رقیق سونا چاندی سے ملتا ہے اور دونوں اپنی حالت پر برقرار رہتے ہیں۔ اس میں نہ تو باہر سے کوئی مداخلت ہوتی ہے اور نہ اندر سے کوئی دراندازی ہوتی ہے۔ پھر اس سے خوبصورت چوزے برآمد ہوتے ہیں۔ کیا یہ سب کچھ کسی مدبر کے بغیر ہو رہا ہے؟ دیصانی نے کچھ دیر تک سر جھکایا اور پھر کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ وحدہٗ لاشریک ہے اور محمد مصطفیٰؐ اللہ کے عبد اور اسکے رسول ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ خدا کی طرف سے مخلوق پر مقرر کردہ امامؑ ہیں اور میں اپنے سابقہ نظریات سے توبہ کرتا ہوں۔

مادح بتول (ممبر سکینہ جنریشن راولپنڈی)

دروازوں اور دیواروں کا سلام

سعد بن سلام سے منقول ہے کہ ہم دس افراد اس وقت سخت ہیجان و حیرت زدہ رہ گئے۔ جب ہمارے یہ کہنے سے کہ علی بن موسیٰ الرضا آپ صلاحیت امامت نہیں رکھتے کیونکہ آپؑ کے والد حضر امام موسیٰ کاظم نے وصیت نہیں فرمائی۔ اسی ہنگام جو پتھر ہمارے پاؤں کے نیچے تھے گویا ہوئے کہ وہ میرے امام ہیں اور ہر موجودات جو خالق نے خلق فرمائی ہے۔ اس کے بھی امام ہیں۔

جب ہم مسجد میں امام رضاؑ کے پاس پہنچے تو مسجد کے دروازے، کھڑکیاں اور دیواریں آپؑ سے ہم کلام ہوئی اور آپؑ کو نہایت عقیدت بھرے لہجے میں سلام کر رہی تھیں۔

السلام علیکم یا علی ابن موسیٰ الرضاؑ

فاطمہ زہرا کیانی (ممبر سکینہ جنریشن پشاور)

یہودی مرد کا معراج کے واقعہ پر یقین نہ کرنا

ایک روز امیر المومنینؑ منبر پر وعظ فرما رہے تھے۔ جب نبی اکرم ﷺ نے معراج کیلئے دنیا سے طارم اعلیٰ کی طرف سفر کرنے کا عزم فرمایا تو پانی سے بھرا ہوا کوزہ آپؐ کے سرہانے دھرا ہوا تھا جب روانگی کے وقت حضرتؐ کا دامن اس سے لگا تو وہ زمین پر اوندھا ہو گیا اور پانی گرنے لگا اور برق نے برق کی طرح چلنا شروع کیا۔ جب حضرت محمدؐ معراج سے واپس تشریف لائے تو کوزے سے پانی بہہ رہا تھا اور بستر مبارک اسی طرح گرم تھا۔ ایک یہودی مجلس میں موجود تھا۔ جب اس نے یہ خبر سنی تو یقین نہ کیا اور اسی انکار کی حالت میں اُٹھ کر گھر چلا گیا وہاں جا کر اپنی بیوی کو دیکھا کہ آٹے میں ہاتھ بھرے بیٹھی ہے کہ وہ آٹا گوندھنا چاہتی ہے اور پانی کا انتظار کر رہی ہے۔ جب شوہر کو دیکھا تو بولی گھر میں اتنا پانی بھی نہیں ہے کہ میں آٹا گوندھ لوں۔ چشمہ پر جا کر جلدی سے گھڑا بھر لا۔ وہ گھڑا اُٹھا کر چشمہ کی طرف روانہ ہوا اور گھڑا بھر کر رکھ دیا اور غوطہ لگانے کی نیت سے کنارے پر گیا۔ اتفاقاً گھڑا گر پڑا اور پانی بہنے لگا۔ یہودی نے کپڑے اتار کر ایک پتھر پر رکھ دیئے اور خود پانی میں غوطہ مارا جب پانی سے باہر نکلا تو اپنے آپ کو ایک ننگی لڑکی پایا۔

دریا کا کنارا، نہ وہاں کوئی رشتہ دار نہ کوئی واقف، نہایت حیران ہوا۔ آخر کار جب کچھ نہ بن پڑا تو وہاں سے روانہ ہوا۔ ناگاہ ایک ہندنی سے ملاقات ہوئی اس نے اس کو ننگا دیکھ کر ترس کھایا اور بدن ڈھانپنے کو کپڑے دیئے۔ پھر اُس کا حال دریافت کیا اس نے اپنا سارا قصہ سنایا۔ آخر کار شہر کی طرف روانہ ہوئی جو دیکھتا سو جان سے اس کا خریدار ہو جاتا۔ آخر کار ایک مالدار نے اس سے عقد کر لیا اور اپنے گھر میں داخل کیا۔ چھ سال شوہر کے گھر میں بسر کئے اور پانچ بیٹے جنے۔

ایک روز دریا پر جانا ہوا اور نہانے کیلئے غوطہ لگایا جب سر باہر نکالا تو اپنے آپ کو اصلی حالت میں دیکھا کہ وہی چشمہ ہے۔ جہاں پہلے غوطہ مارا تھا اور کپڑے پہن کر گھڑا اُٹھا کر گھر کی راہ لی۔

عورت کو دیکھا کہ آٹے میں ہاتھ ڈالے اُسی طرح بیٹھی ہے۔ گھڑے کو گھر میں رکھا اور مسجد روانہ ہوا۔ وہاں جا کر دیکھا کہ امیر المومنینؑ اسی طرح منبر پر بیٹھے وعظ فرما رہے ہیں؛۔ اسی وقت معراج کی تصدیق کی اور نہایت نادم اور شرمسار ہو کر رویا۔ امیر المومنینؑ کی خدمت میں عرض کی کہ مجھ کو اسلام کا طریقہ فرمایئے اور کفر کے زنگ سے میرا سینہ صاف کیجئے کیونکہ میں کفر اور کافری سے بیزاری ہوں اور نہایت اعتقاد دلی اور عقیدت مندی سے شاہراہ اسلام کی طرف متوجہ ہوا ہوں۔ امیر المومنینؑ نے فرمایا جب تک پانچ بچے نہ جنے ہماری تصدیق نہ کی۔ بعد ازاں اس کو اسلام کا کلمہ پڑھایا اور کفر کا زنگ اس کے دل و جان کے آئینہ سے صاف کیا۔

ام فروا کیانی (ممبر گرلز گائیڈ ایبٹ آباد)

اینٹ ہٹا کر دسترخوان برآمد کرنا

طبری امامی نے اپنی اسناد سے قیس بن ربیع سے روایت کی۔اس نے کہا: ایک بار میں امام محمد باقرؑ کا مہمان ہوا۔نماز عشاء کا وقت ہوا تو آنہوں نے نماز ادا کی اور میں نے بھی نماز پڑھی۔پھر انہوں نے دیوار میں لگی ہوئی ایک اینٹ سرکائی اور اس سے بھاری دسترخوان نکالا جس پر طرح کی نعمتیں موجود تھی اور آپؑ نے میرے سامنے وہ دسترخوان بچھایا اور مجھ سے کہا:

کھاؤ، یہ خصوصی رزق ہے جو اللہ نے اپنے اولیاء کرام کے لئے مقرر کیا ہے۔

چنانچہ آپؑ نے بھی اس دسترخوان سے طعام کھایا اور میں نے بھی۔جب میں اچھی طرح سے سیر ہو گیا تو آپؑ نے وہ دسترخوان اُٹھایا اور اینٹ کے اندر رکھ دیا۔

جب میں نے یہ کرامت دیکھی تو میرے دل میں شک وشبہات پیدا ہوئے اور کچھ دیر بعد آپؑ اپنے کسی کام سے اٹھ کر وہاں سے باہر گئے تو میں اپنی جگہ سے اٹھا اور میں نے اس اینٹ کو ہٹا کر اچھی طرح دیکھا۔وہ ایک چھوٹی سی اینٹ تھی اور وہاں دسترخوان نام کی کوئی چیز موجود نہیں تھی۔

کچھ دیر بعد آپؑ مہمان خانہ میں تشریف لائے اور انہوں نے میری اندرونی کیفیت کو بھانپ لیا۔آپؑ پھر اٹھے اور اس اینٹ کو تھوڑا سا سرکایا اور اس میں سے پیالا اور پانی کا گھڑا نکالا اور خود بھی پانی پیا اور مجھے بھی پلایا۔اس کے بعد آپؑ نے اس اینٹ کو دوبارہ اصل جگہ پر رکھا اور مجھے مخاطب کر کے فرمایا: تو بھی ان یہودیوں جیسا ہے جو مسیحؑ کے معجزات اپنی آنکھوں سے دیکھتے تھے لیکن اُنہیں پھر بھی اطمینان نہیں ہوتا تھا۔

بعدازاں آپؑ نے اینٹ کو بولنے کا حکم دیا تو وہ ازن خداوندی سے بولنے لگ گئی۔

کنیز فاطمہ کیانی (ممبر سکینہ جنریشن پشاور)

کیڑے مکوڑے

احمد بن عمر حلال فرماتے ہیں: میں نے امام رضاؑ سے دردمندانہ طور پر عرض کیا کہ مجھے آپؑ کے بارے میں ہارون رشید سے خطرہ ہے۔

امام رضاؑ نے فرمایا: مجھے اس کی طرف سے کوئی خطرہ نہیں ہے۔اللہ سبحانہ نے ایک خطہ الارض رکھا ہوا جہاں پر طلاء پیدا ہوتا ہے اور یہ علاقہ نہایت ضعیف ترین مخلوق کے ذریعہ سے حفاظت میں ہے۔اگر ہاتھی بھی چاہئے کہ وہاں سے فقط عبور کرے وہ عبور نہیں کرسکتا۔اس کے بعد وشاء فرماتے ہیں کہ جب یہ حدیث ہم نے سنی تو امام رضاؑ سے اس سرزمین کے بارے میں استفسار کیا کہ یہ زمین کس طرف موجود ہے۔

امام رضاؑ نے فرمایا: علاقہ بلخ اور تبت کے درمیان ہے۔وہاں پر سونا پیدا ہوتا ہے اور وہاں پر کیڑے مکوڑے بڑے بڑے موجود ہیں جو سگ کی شبہات رکھتے ہیں۔ان کی گردنوں میں طوق بھی ہیں۔پرندوں تک وہاں سے عبور نہیں کرتے۔دوسروں کے لئے تو دشوار تر ہے۔رات کو اپنی بلوں میں گزارا کرتے ہیں اور دن میں اپنی مخفی پناہ گاہوں سے نکل آتے ہیں۔قافلہ وسواریاں یہاں سے رات کو اتنی تیزی سے گزرتے ہیں کہ تیس فرسخ تک طے کر لیتے ہیں نہ وہ اپنے جانوروں کو چارا ڈالتے ہیں اور نہ ہی پانی دیتے ہیں یا انکے وزن کو کم یا زیادہ کرتے ہیں یہاں سے گزر جاتے ہیں۔

یہ کیڑے مکوڑے قافلوں کا تعاقب کرتے ہیں جو بھی ملتا ہے اس کو یہ ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے ہیں۔یہ ہوا کی سی تیزی دکھاتے ہیں۔کبھی قافلے والے اس خطرے سے بچنے کی خاطر اپنے ساتھ گوشت لاتے ہیں؟؟ کوان کیڑے مکوڑے کے راستے پر ڈال دیتے ہیں تا کہ وہ ان سے محفوظ رہیں۔الا ان سے محفوظ رہنا مشکل و دشوار ہے۔

شبرا زینب (ممبر سکینہ جنریشن دینہ)

غلام کا کتے کے ساتھ کھانا اور آزادی

حضرت امام حسینؑ نے ارشاد فرمایا: کہ جناب رسولؐ خدا نے ارشاد فرمایا کہ بہترین اعمال نماز کے بعد مومن کے دل میں سرور داخل کرنا ہے۔اس طرح سے کہ گناہ پر مشتمل نہ ہو۔میں نے ایک دن ایک غلام کو دیکھا کہ کتے کے ساتھ کھانا کھا رہا ہے اور اس کا سبب اس غلام سے پوچھا اس نے عرض کیا یا ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مغموم ہوں۔چاہتا ہوں کہ اس کے دل کو شاد کردوں شاید اس کی خوشی میرے سرور کا باعث ہو اور میرے غم کو زائل کرے کیوں کہ میرا ایک مالک ہے اور وہ یہودی ہے۔چاہتا ہوں اس کی غلامی سے نجات پاؤں۔حضرت اس یہودی کے پاس گئے اور فرمایا کہ اگر تو اس غلام کو بیچے تو میں اس کی قیمت میں دوسو دینار طلا دیتا ہوں۔اس نے کہا یا مولاؑ میں نے اس غلام کو آپؑ کے قدموں پر تصدیق کیا اور یہ باغ بھی اس کو دیتا ہوں اور وہ دینار جو آپؑ اس غلام کی قیمت میں مجھے عنایت فرمائے ہیں میں نے آپؑ کو واپس کئے حضرتؑ نے فرمایا: اپنا طرف سے غلام کو بخش دیا۔یہودی نے کہا یا مولاؑ میں نے مال کو قبول کیا اور اپنی طرف سے غلام کو بخش دیا۔حضرت نے ارشاد فرمایا: میں نے غلام کو آزاد کیا اور یہ سب مال و باغ اسے بخشا۔زن یہودی نے کہا میں بھی مسلمان ہوئی اور مہر اپنا میں نے اپنے شوہر کو بخشا۔ یہودی نے کہا میں بھی مسلمان ہوا اور میں نے اپنی دوجہ کو بخشا۔

سیدہ تانیر فاطمہ نقوی
ممبر سکینہ جنریشن شاہ پور ٹیکسلا

جنابِ فضہؑ اور قرآن مجید

تحریر
علامہ سید نجم الحسن کراروی

جناب فضہ کے حالات دواقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ قرآن مجید کی حافظ تھیں کیونکہ ان کے لیے یہ مسلم ہے کہ انھوں نے بیس سال تک قرآن مجید کی آیات میں کلام کیا تھا۔ علامہ مجلسی بحارالانوار میں اور شیخ عباس قمی سفینۃ البحار میں لکھتے ہیں کہ "ماتکلمت عشربن سنۃ الا بالقرآن"۔ یہ بیس سال تک قرآن مجید کے علاوہ کچھ بولیں ہی نہیں یعنی جو گفتگو کرتی تھیں وہ قرآن مجید کی آیات میں کرتی تھیں۔ ظاہر ہے کہ جو سوال وجواب اور اپنی نجی زندگی کے مقامات تکلم میں بلکہ حیات کی ہر منزل میں صرف قرآن مجید سے گفتگو کرے اس کے حافظ قرآن ہونے میں کیونکر شبہ کیا جاسکتا ہے۔ میں مثال کے طور پر ان کے قرآن مجید کی آیات میں کلام کرنے کا ایک واقعہ لکھتا ہوں۔

علامہ حافظ محمد بن علی شہر آشوب المتوفی ۵۸۸ھ بحوالہ ابوالقاسم قیشری تحریر کرتے ہیں کہ ایک شخص عبداللہ بن مبارک نے بیان کیا کہ میں سفر میں تھا اتفاقاً اپنے قافلہ سے رہ گیا اور جنگل کی طرف نکل گیا۔ میں نے اس جنگل میں ایک عورت کو پریشان حال دیکھا تو میں یہ سمجھا کہ یہ بھی ہماری طرح گم کردہ راہ ہے میں نے اس سے پوچھا۔

(۱) تم کون ہو؟ اس نے جواب دیا، قل سلام فسوف تعلمون، تم سلام کہو عنقریب جان لوگے، میں نے سلام کیا۔

(۲) آپ اس جنگل میں پھر کیوں رہی ہو، اس نے کہا، من یھدی اللہ فلامضل لہ جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا، میں سمجھا کہ یہ راہ بھٹکی ہوئی ہے۔

(۳) تم جنوں میں سے ہو یا انسانوں میں سے، اس نے کہا، یا بنی آدم خذوازینتکم اے بنی آدم اپنی زینت کو سنبھالو۔ میں سمجھا کہ اپنا انسان ہونا تبارہی ہے۔

(۴) تم کہاں سے آئی ہو؟ اس نے کہا" تنادون من مکان بعید" وہ دور سے پکار رہے ہیں میں سمجھا کہ بہت دور سے آئی ہے۔

(۵) کہاں جانے کا ارادہ ہے، اس نے کہا۔" وللہ علی الناس حج البیت"۔ اللہ کے لیے لوگوں پر حج واجب ہے، میں سمجھا کہ حج کو جارہی ہیں۔

(۶) تم قافلہ سے کب جدا ہوئی ہو۔ اس نے کہاں ولقد خلقنا السموت والارض فی ستۃ ایام" ہم نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا ہے، میں سمجھ گیا کہ چھ دن سے بھٹکی ہوئی ہے۔

(۷) تم کچھ کھانا چاہتی ہو، اس نے کہا۔" وماجعلنا ھم جسدا یاکلون الطعام"۔ ہم نے ان کو جسم قرار دیا وہ کھانا کھاتے ہیں، میں سمجھ گیا کہ کھانا مطلوب ہے۔

(۸) کھانا کھلا کر میں نے کہا جلد سوار ہوجاؤ، اس نے کہا" لایکلف اللہ نفسا الا وسعھا" اللہ کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا، میں سمجھا کہ وہ ایک جانور پر زیادہ بار پسند نہیں کرتی۔

(۹) تم میرے ساتھ ایک ہی اونٹ پر بیٹھ جاؤ، اس نے کہا،" لوکان فیھما الھۃ الا اللہ لفسدتا" اگر زمین و آسمان میں اللہ واحد سے زیادہ خدا ہوتے تو دونوں تباہ ہوجاتے، میں سمجھا کہ ایک ساتھ بیٹھنا نہیں چاہتی۔

(۱۰) میں نے اپنی سواری سے اتر کر کہا کہ تم سوار ہوجاؤ۔ چنانچہ سوار ہوکو اس نے کہا" سبحان الذی مسخرلنا ھذا" پاک ہے وہ خدا جس نے ہمیں اس پر سوار ہونے کا موقع دیا اور اسے ہمارے قابو کیا۔

(۱۱) جب ہم قافلہ میں مل گئے یعنی اس کا قافلہ مل گیا تو میں نے پوچھا کہ اس قافلہ میں تمھارا کوئی اپنا بھی ہے تو اس نے کہا" یاداؤد انا جعلناک خلیفۃ فی الارض، وما محمد الا رسول یا یحییٰ خذ الکتاب، یا موسیٰ انی انا اللہ، میں سمجھ گیا کہ اس کے چار آدمی ہیں داؤد اور محمد اور یحیی اور موسیٰ، چنانچہ میں نے ان کو زور سے پکارا، سب حاضر ہوگئے۔

(۱۲) پھر میں نے پوچھا یہ چاروں تمھارے کون ہیں؟ اس نے کہا، المال والبنون زینۃ الحیات الدنیا۔" مال اور اولاد زندگانی دنیا کی زینت ہیں۔ میں سمجھ گیا کہ یہ چاروں اس کے بیٹے ہیں۔

پھر اس عورت نے یہ آیت پڑھی،" یاابت استاجرہ ان خیر من استاجرت القویٰ الامین" یعنی اس نے ان سے کہا اس شخص کو کچھ اجرت دے دو، چنانچہ انھوں نے مجھے کچھ مال دیا، میں نے اسے کم سمجھ کر کہا کہ اللہ جسے چاہتا ہے دوگنا دیتا ہے۔ یہ سن کر انھوں نے مزید اجرت دی۔ پھر میں نے ان سے پوچھا کہ یہ عورت کون ہے؟ اور اس کا نام کیا ہے۔ اُنھوں نے کہا کہ حضرت فاطمہ بنتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آزاد کنیز ہے۔، اِس کا نام" فضہ" ہے۔ اور یہ ہماری ماں ہے۔ یہ بیس سال سے آیاتِ قرآنی کے ذریعہ سے بات چیت کرتی ہے۔(مناقب ابنِ شہر آشوب جلد ۲ صفحہ ۴۰۰ و مستطرف امام ابشہی جلد صفحہ ۵۴)

جناب فضّہ کی ایک نواسی کا واقعہ

جنابِ فِضّہ کے ۴ لڑکے اور ایک لڑکی تھی۔لڑکوں کے نام ہیں داؤد، محمد، یحییٰ اور موسیٰ۔لڑکی کا نام "مسکہ" تھا۔اِس لڑکی کی ایک دُختر تھی جس کا نام "شہرت" تھا۔ شہرت ایک دن حج کو جا رہی تھی راستے میں اُس کی سواری تھک گئ۔اُس نے آسمان کی طرف مُنہ کر کے کہا، "خدایا!" تو نے مجھے کہیں کا نہ رکھا۔اب نہ گھر واپس جا سکتی ہوں نہ مکہ پہنچ سکتی ہوں، راوی مالک بن دینار کہتا ہے کہ اس کے کہنے کے فوراً بعد جنگل کے درختوں سے ایک شخص ایک اونٹنی مہار پکڑے ہوئے برآمد ہوا اور اسے بٹھا کر مکہ لے گیا۔(بحار الانوار، س سفینۃ البحار جلد ۲ صفحہ ۳۶۵ مناقب جلد ۲ صفحہ ۳۰)

عمر بن خطاب اور علمیت فضہ کا اعتراف

علامہ شیخ جعفر نزاری تحریر فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ جناب فضہ کا عمر بن خطاب سے کسی مسلہ فقہ میں اختلاف ہو گیا اور فضہ نے اپنی علمیت کی قوت سے انھیں مجوح کر دیا تو انھوں نے از روئے تعجب کہا کہ "شعرۃ من آل ابی طالب افقر من جمیع آل خطاب"۔آل ابو طالب کا ایک معمولی وسا بال بھی تمام آل خطاب سے فقہ جاننے والا ہے۔

خدیجۃ الکبریٰ

رتبے میں کہاں کوئی ہوا تیرے برابر
کیونکر کوئی کہلائے گا آخر تیرا ہمسر

حیدر تیرا داماد، محمدؐ تیرا شوہر
حسنین نواسے ہیں تو زہراؑ تیری دختر

دوزخ تیرے دشمن کے لیے گرم ہوا ہے
جنت تیری نعلین اُٹھانے کا صلہ ہے

سیدہ زینب سلام اللہ علیہا

از قلم
سید وحید الحسن ہاشمی

زینبؑ کمال صانع قدرت کا نام ہے
زینبؑ جمال روئے مشیت کا نام ہے
زینبؑ جلال صاحب غیرت کا نام ہے
زینبؑ ہے نام عزم رسالت مآب کا
زینبؑ ہے نام دبدبہ بو تراب کا
زینبؑ شعور دین پناہی کا نام ہے
زینبؑ شعاع نور الہی کا نام ہے
زینبؑ یزیدیت کی تباہی کا نام ہے
زینبؑ حسینیت کی بقاہی کا نام ہے
زینبؑ ہے نام عظمت آل رسولؐ کا
زینبؑ ہے جزو، دین کے اصل اصول کا
زینبؑ دل حبیب الہی کا چین ہے
زینبؑ نظیر فاتح بدر وحسین ہے
زینبؑ جناب فاطمہؑ کی نورر عین ہے
زینبؑ شریک کار امام حسینؑ ہے
زینبؑ حسینت کی مکمل کتاب ہے
زینبؑ یزیدیت کا مدلل جواب ہے
زینبؑ ہے گلستان سیادت کی پاسباں
زینبؑ ہے مصطفی کی شریعت کی پاسباں
زینبؑ ہے کا روان ہدایت کی پاسباں
زینبؑ ہے ہر بنی کی نبوت کی پاسباں
زینبؑ کی والدہ ہے رسالت کے ساتھ ساتھ
زینبؑ رہے گی زندہ امامت کے ساتھ ساتھ

"صدائے حق حسینؑ"

نتیجہ فکر —— سید مقصود جعفری

سرور کیف سرمدی، ازل کے دن کی روشنی
حصار ظم و جبر میں وہ ایک صدائے آخری
اسی کے دم سے آج تک شکست زعم سروری
علیؑ کا نور عین ہے نبیؐ کے دل کا چین ہے
فضائے ظم وجبر میں صدائے حق حسینؑ ہے

جہاں حرب وضرب میں وہ مردبے مثال ہے
حسینؑ کا ئنات میں خدا کا وہ کمال ہے
کوئی بنے حسینؑ سا محال ہے محال ہے
وہ مرد باضمیرہے امام مشرقین ہے
فضائے ظلم وجبر میں صدائے حق حسینؑ ہے

وہ عہد ظلم و جبر میں صداقت ضمیر تھا
وہ عصربے ثبات میں ثبات کا سفیر تھا
تھا روشنی صہر بھی، رخ مبہ منیر بھی
وہی توعین نور ہے، وہی تو نور عین ہے
فضائے ظلم و جبر میں صدائے حق حسینؑ ہے

عبادت حسینؑ پر عبادتوں کو ناز ہے
شجاعت حسینؑ پر شجاعتوں کو ناز ہے
شھادت حسینؑ پر شھادتوں کو ناز ہے
برائے دین مصطفی وہ زیب ہے وہ زین ہے
فضائے ظلم و جبر میں صدائے حق حسینؑ ہے

اس کے زکر پاک سے مدار شش جہات ہے
یزید نام مرگ ہے حسینؑ اک حیات ہے
حسینؑ صبح ضوفشاں، یزید کالی رات ہے
زمین سے آسمان تک یہ کیسا شوروشین ہے
فضائے ظلم و جبر میں صدائے حق حسینؑ ہے

ارشادات و اقوال حضرت علیؑ

مولف : ارمان سرحدی

بارورٹھنی : جب اختیارات زیادہ ہوتے ہے تو خواہشات کم ہوجاتی ہیں۔
کرم : کرم رشتہ قرابت سے زیادہ مہربان کن چیز ہے۔
حسن ظن : اگر کسی کو تمہارے بارے میں اچھا خیال ہو تو اسے اچھا کر دکھاؤ (اس کے خیال کو سچ کر دکھاؤ)
جلد بازی : تیزی اس قسم کا پاگل پن ہے کیونکہ جلد باز شرمندہ ہوتا ہے اور اگر شرمندہ نہ ہو تو سمجھ لو کے اس کا پاگل پن پختہ ہو چکا ہے۔
صحت اور حسد : جسم کی تندستی حسد کی کمی پر (بھی) ہے (حسد آدمی کو پگھلا دیتا ہے)
وفا اور بے وفائی : بے وفاؤں سے وفاداری خدا کے نزدیک بے وفائی اور بے وفاؤں سے بے وفائی خدا کے نزدیک وفاداری ہے۔
شاہ کا مصاحب : بادشاہ کا مصاحب شیر سوار ہے لوگ تو اس کے درجے کی تمنا کرتے مگر اصل حیثیت وہی خوب جانتا ہے (کہ جان ہتھیلی پر ہے)
زکر خیر : دوسرے کی غیر موجودگی میں زکر خیر کرو کہ تمہاری غیر حاضری میں تمہارا تذکرہ اچھے لفظوں میں ہوگا۔
فلسفی کی بات : فلسفی کی بات اگر ٹھیک ہوتی ہے تو دوا اور اگر غلط ہوتی ہے تو مرض ہے (اس لئے حکیم کو سوچ سمجھ کر بولنا اور سننے والے کو غور کرنے کے بعد عمل کرنا چاہیئے)
فکر فردا : فرزند آدم! آج کے دن آنے والے دن کی فکر نہ کر اس لئے کہ اگر اس دن تیری زندگی ہے تو خدا تیرا رزق بھی اس کے ساتھ لائے گا۔
سلامتی اور دشمنی کا گرُ : اپنے دوست سے ذرا سنبھل کے دوستی رکھو ممکن ہے کسی دن وہ تمہارا دشمن ہوجائے اور دشمن سے دشمن میں حد سے نہ بڑھو کیونکہ ہوسکتا ہے کہ کسی دن وہ تمہارا دوست بن جائے۔
امیدیں : لالچ وہ چشمہ ہے جہاں سے واپسی نہیں ہوتی یہ ہو ضمانت گیر ہے جو دفادار نہیں۔ کبھی پانی پینے والے کو سیراب ہونے سے پہلے اُچھو ہوجاتا ہے (بہت سے لالچی وقت آنے سے قبل نتیجہ بھگت لیتے ہیں) جس پسندیدہ چیز کی قدر زیادہ ہوگی اس کے پانے پر رنج زیادہ ہوگا (لہذا کسی سے زیادہ دل نہ لگاؤ) امیدیں بصیرت کی نگاہیں اندھی کی دیتی ہیں قسمت کا لکھا اس تک پہنچ جاتا ہے (چاہے وہ کوشش نہ کرے)
استقلال : وہ تھوڑا جسے قرار اور دوام ہو، وہ تنگ دل کرنے والے زیادہ سے زیادہ امید آفریں ہے۔
تیاری : جسے سفر کی طولانی (مسافت) یاد ہو وہ (پہلے سے) تیاری بھی کرتا ہے۔
جاہل : تمہارے جاہل (اپنی علط کاری میں) آگے بڑھ جاتے ہیں اور جانے بوجھے ٹالتے رہتے ہیں۔
عالم کی مشکل : علم بہان نزاش لوگوں کے عذر ختم کر دیتا ہے۔
وقت : ہر عجلت پسند مہلت کا وقت ہوتا ہے (کہ اور عمل کرے) اور ہر صاحب فرصت مستقبل کا بہانہ ڈھونڈتا ہے (اور نہیں کرتا۔)
خوشی : جس سے لوگ "مبارک باد" کہتے ہیں۔ زمانے نے اس کے لئے ایک برا دن چھپا رکھا ہے۔
محروم علم : جب خدا کسی کو ذلیل کرتا ہے علم اس پر حرام ہوجاتا ہے۔
احمق کا ساتھ : بے وقوف کو دوست نہ بناؤ کہ وہ اپنے کام خوبصورت بنا کے دکھائے گا اور یہ چاہے گا کہ تم بھی اسی جیسے ہوجاؤ۔
تین دوست اور تین دشمن : تمہارے دوست اور دشمن دونوں تین تین طرح کے ہیں دوست تو یہ ہے تمہارا مخلص تمہارے دوست کا دوست اور دشمن کا دشمن۔
اور دشمن یہ ہے، تمہارا مخالف، تمہارے دوست کا دشمن، دشمن کا دوست
عبرت : عبرتیں تو کس قدر ہیں مگر ان کا اثر لینے والے کتنے کم ہیں۔
جھگڑا : لڑائی جھگڑے میں جو حد سے بڑھا وہ گنہگار اور جس نے کوتاہی کی وہ مارا گیا مگر جھگڑنے والے کا خدا سے ڈرنا (اور معتدل ہونا) ممکن نہیں۔
زنا : غیرت دار کبھی زنا نہیں کرتا۔
محافظ : موت کا ہی محافظ ہونا کانی ہہے (کہ موت سے پہلے مر نہیں سکتا)
دولت اور اولاد : آدمی اولاد کے مرنے پر آرام کر لیتا ہے مگر دولت چھن جانے پر سوتا نہیں (یعنے اولاد کے قتل ہوجانے پر صبر کر لیتا ہے مگر مال کے چھن جانے پر صبر نہیں کرتا)

حضرت امام جعفر صادقؑ وارث علم نبیؐ، مروج دین و شریعت اور سرچشمہ علم و ولایت ہیں: حامد موسوی

بڑی طاقتیں دنیائے انسانیت کو طبقاتی بنیادوں پر تقسیم کرنے کی پالیسی ترک کریں

نیشنل ایکشن پلان کی تمام شقوں پر عملدرآمد کو ہر قیمت پر یقینی بنایا جائے، دہشتگردی پر قابو پانے کیلئے ممنوعہ گروپوں کے مگرمچھوں کو آہنی شکنجے میں جکڑا جائے

اسلام آباد (ام البنین نیوز) سپریم شیعہ علماء بورڈ کے سرپرست اعلیٰ، قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی نے بڑی طاقتوں پر زور دیا ہے کہ وہ دنیائے انسانیت کو طبقاتی بنیادوں پر تقسیم کرنے کی پالیسی ترک کریں، اگر اقوام متحدہ بڑی بڑی این جی اوز اور عالمی ادارے چاہیں تو کشمیر و فلسطین کے مسائل وہاں کے عوام کی مرضی کے مطابق حل کروا سکتے ہیں کیونکہ مشرقی تیمور، جنوبی سوڈان، اسکاٹ لینڈ کے مسائل اگر حل ہوسکتے ہیں تو یہ مسائل بھی لاینحل نہیں لیکن بڑی طاقتیں ایسا نہیں چاہتی کیونکہ انہیں معلوم ہے کہ کشمیر و فلسطین کے مسائل کا حل سرمایہ دارانہ نظام کی بقاء اور ہتھیاروں کی صنعتوں کو فروغ دینے والی قوتوں کیلئے پیغام اجل ہے، کوئٹہ میں گزشتہ دو دنوں کے دوران دہشتگردوں کی فائرنگ سے پولیس افسران، اہلکاروں کی شہادتوں کے سانحات کالعدم گروپوں پر حکومتی گرفت ڈھیلی ہونے کی نشاندہی ہے لہذا نیشنل ایکشن پلان کی تمام شقوں پر عملدرآمد کو ہر قیمت پر یقینی بنایا جائے اور دہشتگردی پر قابو پانے کیلئے ممنوعہ گروپوں کے مگرمچھوں کو آہنی شکنجے میں جکڑا جائے، حضرت امام جعفر صادقؑ وارث علم نبیؐ، مروج دین و شریعت اور سرچشمہ علم و ولایت ہیں جنہوں نے اسلامی تعلیمات کی ترویج کیلئے عظیم علمی و فکری تحریک کی بنیاد ڈالی جسکی وجہ سے اسلامی دنیا علم کا گہوارہ بن گئی۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے جمعہ کو عالمی عشرہ صادق آل محمدؑ کی پانچویں دینی نشست سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ آقای موسوی نے باور کرایا کہ عالمی سرغنے اور یہود و ہنود کا گٹھ جوڑ عالم بشریت کیلئے خطرہ ہے، اکھنڈ بھارت کا خواب دیکھنے والے بھارتی حکمرانوں نے سیکولرازم ملک ہونے کے دعوے کی دھجیاں بکھیر دی ہیں کیونکہ بھارت میں درجنوں آزادی کی تحریکیں کام کررہی ہیں، اقلیتوں کا جینا دوبھر ہے، بھارتی مقبوضہ کشمیر کے عوام گزشتہ 70 سال سے حق رائے دہی کیلئے کوشاں ہیں، کمانڈ ابراہیم وانی اور ان کے جانشین سمیت مجاہدین کشمیر کی بھارتی فورسسز کے ہاتھوں شہادت کے بعد سے تحریکِ آزادی کشمیر نے نئی انگڑائی لی ہے جس سے تحریک حریت میں مزید تیزی پیدا ہوگئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مظلومین کشمیر کی پاکستان کیساتھ اس جذبہ محبت کے باوجود کیا بھارتی حکمران ہوش کے ناخن نہیں لیں گے؟ اٹوٹ انگ کی رٹ لگانے والا ہندو بنیا ذہن نشین رکھے کہ مقبوضہ کشمیر میں آگ اور خون کا یہ کھیل ختم ہونیوالا نہیں جسکے پھیلاؤ کو روکنا سات لاکھ بھارتی افواج کیلئے ہرگز ممکن نہیں کیونکہ کشمیری مجاہدین 70 ہزار کے قریب جانوں کے نذرانے پیش کرچکے ہیں، سینکڑوں اجتماعی قبریں دریافت ہوئی ہیں۔ قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی نے کہا کہ استعماری قوتیں اور اسکے پٹھو یاد رکھیں کہ آج پوری دنیا انتہا پسندی اور دہشتگردی کے شعلوں میں جل رہی ہے جسکی بنیادی وجہ مسائل کشمیر و فلسطین حل نہ کرنا ہے۔ آقای موسوی نے کہا کہ عرب ممالک اس قدر پیچھے چلے گئے کہ اسرائیل کی جانب سے مسلط کی گئی چار جنگوں میں سے وہ کسی میں کامیاب نہ ہوسکے، ان کی کمزوری کی وجہ سے آج مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ کی ادائیگی کی اجازت نہیں دی گئی اور تین فلسطینی مسلمان اسرائیلی بربریت کا نشانہ بن کر درجہ شہادت پر فائز ہوئے جو عالمی اداروں اور او آئی سی کیلئے سوالیہ نشان ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کی بدولت امریکہ تنہا سپر پاور بن کر ابھرا، نائن الیون کے بعد پاکستان کو فرنٹ لائن پر لایا گیا جس کے نتائج ہم آج تک بھگت رہے ہیں، 70 ہزار جانوں کے نذرانے پیش کیے، اربوں ڈالر کے نقصانات برداشت کیے شہروں کے شہر اجڑوائے، جس طرح یہود نے عربوں پر چار جنگیں مسلط کیں اسی طرح پاکستان پر ہنود نے چار مرتبہ جنگی جارحیت کی، جس طرح مشرق وسطیٰ میں مسئلہ فلسطین متنازعہ ہے اسی طرح جنوبی ایشیاء میں مسئلہ کشمیر متنازعہ ہے۔ آقای موسوی نے یہ بات زور دیکر کہی کہ کشمیر و فلسطین کے دیرینہ مسائل اقوام متحدہ کی قراردادوں اور وہاں کے عوام کی امنگوں کے مطابق حل ہوئے بغیر عالمی امن کے قیام کا خواب ادھوا رہیگا۔ قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی نے واضح کیا کہ حضرت امام جعفر صادقؑ نے اسلامی تعلیمات کی ترویج کیلئے بے پناہ کوششیں انجام دیں، مدینہ میں مسجد نبویؐ اور کوفہ شہر میں مسجد کوفہ کو جامعات میں تبدیل کردیا جہاں ہزاروں شاگردوں کی تربیت فرمائی، ان جامعات کے مختلف مدارس میں لاتعداد افراد علوم وفنون اسلامی کے مختلف شعبہ جات میں درس و تدریس میں مصروف تھے، صرف کوفہ کی مساجد میں امام جعفر صادقؑ کے حوزہ علمیہ سے منسلک ہزارہا طلاب فقہ اور معروف علوم اسلامی میں مصروف تھے جو امامؑ کے بیانات، فرمودات یاد کرتے اور انکے بارے میں تحقیق اور بحث و تمحیص کرتے۔ انہوں نے کہا کہ امام صادقؑ کی عزت و عظمت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپ کے وضع کردہ چارسو اصول ہی کتب اربعہ کا منبع ہیں، آپؑ کے ممتاز شاگردوں میں ہشام بن حاکم، محمد بن مسلم، ابان بن تغلب، ہشام بن سالم اور جابر بن حیان کا نام خاص طور سے لیا جاتا ہے جن میں سے ہر ایک نے بڑا نام پیدا کیا، الجبرا کے بانی ابو موسیٰ الخوارزمی نے بھی بالواسطہ امام جعفر صادقؑ کی تعلیمات سے فیض حاصل کیا۔ انہوں نے کہا کہ امام ابوحنیفہ کا مشہور فرمان ہے کہ میں نے جعفر ابن محمدؑ سے زیادہ کوئی عالم نہیں دیکھا، آپ نے امام جعفر صادق کی خدمت میں گزارے ہوئے وقت کے بارے میں کہا کہ اگر یہ دو سال نہ ہوتے تو نعمان ہلاک ہوجاتا۔ آقائی موسوی نے کہا کہ اگر مسلمان دنیا میں باعزت مقام حاصل کرنا چاہتے ہیں تو انہیں باہمی اختلافات مٹا کر متحد ہونا ہوگا اور جنت البقیع، جنت المعلیٰ سمیت مشاہیر اسلام کی عظمت رفتہ بحال کرنی ہوگی، امام جعفر صادقؑ کی علمی تحریک سے ٹوٹا ہوا ناطہ جوڑ کر سائنس و ٹیکنالوجی میں ترقی کیلئے اقدامات کرکے مسلم امہ کی کھوئی ہوئی ساکھ بحال کی جاسکتی ہے۔

علی ابن ابی طالبؑ نے سجدہ خالق میں رتبہ شہادت پا کر توحید کو سر بلند کر دیا۔ سیدہ بنت علی موسوی

سر چشمہ روحانیت و کرامات علی ابن ابی طالبؑ کے فرامین تاریخ میں توحید کا نقیب بن کر جگمگا رہے ہیں

(ام البنین نیوز) ام البنین ڈبلیوایف، سکینہ جنریشن، گرلز گائیڈ کے زیر اہتمام شہادت امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالبؑ کی مناسبت سے قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی کے اعلان کردہ عالمی ایام عزا کے سلسلے میں خواتین کی مرکزی مجلس اعزا امام بار گاہ جامعۃ المرتضیٰ جی نائن فور اسلام آباد میں منعقد ہوئی جس میں بڑی تعداد میں خواتین نے شرکت کی۔ معروف اسکالر خطیبہ آل نبیؐ سیدہ بنت علی موسوی نی خطاب کرتے ہوئے کہا کہ علی ابن طالبؑ نے سجدہ خالق میں ضرب شہادت کھا کر توحید کو سر بلند کر دیا۔ سرچشمہ روحانیت و کرامات علی ابن ابی طالبؑ کا یہ فرمان تاریخ میں مقام خداوندی کا نقیب بن کر جگمگا رہا ہے کہ میں خدا کی عبادت جہنم کے خوف اور جنت کے لالچ میں نہیں کرتا بلکہ اس لئے کرتا ہوں کہ وہ لائق عبادت ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسوہ ابوترابؑ مشکلات میں گرفتار انسانوں کیلئے نجات وسعادت کا بہترین وسیلہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ علیؑ کا نام ہر مظلوم کے ٹوٹے ہوئے دل کی آس ہے لہذا ہر گرتے ہوئے کو مایوس ہونے کی بجائے نام علیؑ کو اپنا درد اور حرز جاں بنا للینا چاہیئے۔ انہوں نے کہا کہ وطن عزیز پاکستان اسلام کے نام پر قائم ہوا تھا جو تمام شیعہ سنی مسلمانوں کے باہمی اتحاد اور یکجہتی کا ثمر ہے لہذا اسکی بقاء استحکام کیلئے تمام مکاتب کے مابین باہمی اخوت و بھائی چارہ کا عملی فروغ کی اہم ترین ضرورت ہے۔ سیدہ بنت علی موسوی نے کہا کہ حضرت علیؑ کا طرز حیات جبر واستبداد کی موت ہے اور انکے فرمودات کو مشعل راہ بنا کر نہ صرف مشکلات پر قابو پایا جا سکتا ہے بلکہ ہر قسم کے خوف وہراس اور ظلم ودہشت گردی کا قلع قمع بھی کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حضرت علی ابن ابی طالبؑ اسلام کے وہ عظیم رہبر ہیں جنہوں نے اپنی تمام زندگی خدمت دین اور نصرت اسلام میں بسر کی اور باطل کے سامنے سر نہیں جھکایا۔ انہوں نے واضح کیا کہ اسلام ضرب ید اللہی اور سجدہ شبیری سے عبارت ہے۔ ذاکرہ شہر بانو نقوی، عمدہ الحفاظ سید بنت موسیٰ موسوی نے بھی مجلس سے خطاب کیا۔ اختتام مجلس پر تابوت حضرت علیؑ بر آمد اور ماتمداری کی گئی۔

مادر ملت جعفریہ کی روحانی تعلیمات پر عمل کر کے ولاء وعزاء کیلئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائیگا: ام البنین ڈبلیوایف

حضرت فاطمہ زہراؑ کی سیرت طاہرہ طبقہ نسواں کیلئے نمونہ کا مل، انسانیت کی ہدایت کا سرچشمہ ہے۔ سیدہ بنت علی موسوی

(ام البنین نیوز) قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی کی اہلیہ بزرگوار، آغا سید محمد مرتضیٰ موسوی، آغا سید علی روح العباس موسوی ایڈووکیٹ کی والدہ مرحومہ کی برسی کے سلسلے میں خانوادہ موسوی کی جانب سے مرکزی امام بارگاہ جامعہ المرتضیٰ جی نائن فور اسلام آباد میں جمعرات کو ام البنین ڈبلیوایف کے زیر انتظار مجلس عزاء منعقد ہوئی۔ جس میں بڑی تعداد میں خواتین نے شرکت کی۔ خطیبِ آل نبی سیدہ بنت علی موسوی نے مجلس عزا سے خطاب کرتے ہوئے مادر ملت جعفریہ نے زندگی بھر انسانیت کی خدمت، دین کی تبلیغ کو شعار بنا کر شب تاریک میں پیغام سحر دیا اور دنیاوی صلے سے بے عرض ہو کر معبود حقیقی و محمدؐ وآل محمدؐ سے بخشش کی طبگار رہیں۔ انہوں نے باور کرایا کہ مادر ملت نے شریک کار قیادت ہو کر بدترین مارشل لائی دور میں شیعہ مطالبات کیلئے ایجی ٹیشن میں اپنے کمسن فرزندان کو اسیری کیلئے پیش کر کے کنیزان زینبؑ کے دلوں میں وہ جذبہ فداکاری پیدا کیا جس نے 21 مئی 85 کے موسوی جونیجو معاہدے کے صورت میں تحریک کو کامیابی سے ہمکنار کر دیا، یہ معاہدہ شیعہ مطالبات، عزاداری اور میلاد والنبی کے جلوسوں کے تحفظ کی ضمانت ہے۔ صائمہ تقوی نے کہا کہ ہر مسلمان فکر آخرت میں مبتلا اور جنت کا متمنی ہے جبکہ حکم خداوندی ہے کے کہ اگر تم سچے ہو تو موت کی تمنا کرو۔ ذاکرہ شہر بانو نقوی نے کہا کہ آل محمدؐ نے دنیا کو موت کی آنکھوں میں آنکھ ڈال کر جینے کا سلیقہ سکھایا، ذاکرہ نگہت جعفری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ دنیاوی غموں کا مداوا کرنے کیلئے خانوادہ محمد و آل محمد علیہم السلام کے دامن سے وابستگی ضروری ہے جنہوں نے توحید ورسالت کی بقاء اور انسانیت کی اعلیٰ قدروں کی لاج رکھنے کے لیے اپنا سب کچھ راہ خدا میں قربان کر کے بے پناہ مصائب وآلام اور قید وبند کی صعوبتوں کو برداشت کیا مگر باطل کے سامنے سر خم نہیں کیا۔ لواء زینب کاظمی نے کہا کہ امام عالی مقام حسینؑ ابن علیؑ انکی اولاد اظہار اصحاب باوفا اور اسیران کربلا کا اسوہ حسنہ اور سیرت وکردار عالم انسانیت کیلئے مینارہ نور ہے۔ مجلس عزا سے دیگر ذاکرات نے بھی خطاب کیا۔ اختتام مجلس مادر ملت جعفریہ کے درجات کی بلندی کیلئے فاتحہ خوانی کی گئی۔

قائد ملت جعفریہ آغا حامد موسوی کی کال پر عالمگیر یوم انہدام جنت البقیع منایا گیا مزاراتِ مقدسہ کی مسماری کیخلاف امت مسلمہ کا فقید المثال احتجاج

ملک ملک شہر شہر قصبہ قصبہ تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کے احتجاجی مظاہرے ماتمی ریلیاں؛ امہات المومنینؓ صحابہؓ واہلبیت کے مزارات کی بحالی کیلئے شیعہ سنی ہم آواز

جنت البقیع مسمار نہ کی جاتی تو دہشت گرد حرمین شریفین کی جانب آنکھ اٹھانے کی جرات نہ کرتے رُشدی پیدا ہوتے نہ توہین آمیز خاکے بنتے، آغا حامد موسوی

اسلام آباد (ام البنین نیوز) جنت البقیع وجنت المعلیٰ میں مدفون دختر رسولؐ خاتون جنت حضرت سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا، امہات المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ حضرت عائشہؓ حضرت حفصہؓ اور صحابہ کبارؓ حضرت عثمانؓ، آئمہ اہلبیت، سردار جنت امام حسنؑ امام زین العابدینؑ، امام باقر، امام جعفر صادقؑ کے مزاراتِ مقدسہ کی مسماری اور تاراجی کیخلاف قائد ملتِ جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی کے اعلان کے مطابق سوموار کو عالمگیر یوم انہدام جنت البقیع دنیا بھر کی طرح پورے پاکستان میں مذہبی وقومی جذبے اور عقیدت واحترام کیساتھ منایا گیا۔ پاکستان کے تمام شہروں قصبوں دیہات کی طرح امریکہ برطانیہ کینیڈا اٹلی یونان مشرق وسطی افریقہ آسٹریلیا میں احتجاجی ریلیاں

نکالی گئیں ماتمی احتجاج کیا گیا اس مناسبت سے سوگواروں سے اپنے خطاب میں قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی نی کہا کہ جنت البقیع کو گرانے کی قبیح حرکت نہ کی جاتی تو کسی دہشت گرد کو مکہ و مدینہ میں حرمین شریفین کی جانب آنکھ اٹھانے کی جرات نہ ہوتی نہ ملعون رُشدی جیسے شاتم رسول پیدا ہوتے نہ رسالتمآبؐ کی شان میں گستاخانہ وتوہین آمیز خاکے بنتے، آلِ سعود سرزمین حجاز پر غیر مسلموں کے آثار محفوظ اور مسلمانوں کے مقدس مقدس آثار کو ملیامیٹ کر رہی ہے، امریکہ عرب اسلامی اتحاد عالم اسلام میں انتشار کا دیباچہ ہے، غزہ کی طرح بحرین اور سعودی عرب میں مکتب جعفر ابن محمد کے پیروکار قطیف، العوامیہ دیگر علاقوں میں محصور ہیں جھوٹے الزامات میں پھنسایا جا رہا ہے جس کا فائدہ صرف اسلام دشمن اٹھائیں گے، مشرقی تیمور سوڈان میں حقوق کیلئے آواز اٹھانا جائز ہے تو بحرین، قطیف اور عوامیہ میں بنیادی حقوق کیلئے کوشاں مظلوم عوام کیونکر دہشتگرد ہو سکتے ہیں؟ عالمی ادارے نوٹس لیں۔ آغا سید حامد علی شاہ موسوی نے کہا کہ دہشتگردوں کی خالق استعماری قوتیں ہیں جو اپنے آقاؤں کیلئے مسلم ممالک میں انتشار کے الاؤ دہکاتے ہیں اور پھر جلتی پہ تیل ڈالنے کیلئے پٹھو حکمران کود پڑتے ہیں

، غیر تو غیر روزنامہ جہان پاکستان نے نفس رسول حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی شان میں گستاخی کر ڈالی ہے، شان علی میں گستاخانہ حرکت پر مٹی نہیں ڈالنے دیں گے ، اخبار کا لائسنس ختم کر کے مقدمہ چلایا جائے، غیر توہین رسالت کریں تو سراپا احتجاج اور مسلمانوں میں سے کوئی کرے تو مٹی ڈال دیتے ہیں، قول وفعل کے اسی تضاد نے مسلمانوں کو اوجِ ثریا سے زمیں پہ دے مارا ہے، ایران، قطر اور سعودی عرب باہم دست و گریبان ہیں جبکہ امریکہ کے انکے ساتھ تعلقات استوار ہیں تاکہ خوب امریکی و یہودی اسلحہ بکتا اور مسلمانوں کا خون بہتا رہے، مظلومین شام ایڑھیاں رگڑ رہے ہیں، بچے یتیم ہو چکے ہیں اور المیہ پر المیہ جنم لے رہا ہے اور مسلم حکمران مزے سے تخت نشین ہیں یمن کے مظلوموں کا کوئی پرسان حال نہیں۔ آغا موسوی نے واضح کیا کہ ہم نہ سعودی پٹھو ہیں نہ ایرانی نمک خوار مشاہیر اسلام کے وفادار ہیں مزارات کی عظمت رفتہ بحال ہونے تک احتجاج جاری رکھیں گے۔ دریں اثناء عالمگیر یوم انہدام جنت البقیع کے موقع پر تمام بڑے شہروں اور قصبوں میں احتجاجی جلسے، مجالس عزا ہوئیں اور پُرامن احتجاجی ماتمی جلوس برآمد ہوئے۔ راولپنڈی میں عالمگیر یوم انہدام جنت البقیع کا مرکزی ماتمی جلوس امامبارگاہ ناصر العزاء مری روڈ سے نکالا گیا جس میں ہزاروں افراد نے شرکت کر کے جنت البقیع کی خستہ حالی کیخلاف زبردست احتجاج کیا جبکہ ماتمی حلقوں نے ماتمداری ونوحہ خوانی کر کے رسولؐ خدا کو اُن کی پیاری بیٹی حضرت فاطمہ زہراؑ، ازواجِ مطہراتؓ اور صحابہ کبارؓ کے مزارات کے انہدام پر پُرسہ پیش کیا۔ جلوس کی قیادت مختلف مکاتبِ فکر کے علمائے کرام، ٹی این ایف جے کے مرکزی اور ذیلی شعبہ جات کے عہدیداران، صوبائی، ریجنل اور ضلعی عمائدین کے علاوہ مذہبی تنظیموں کے رہنما و ماتمی سالار کر رہے تھے۔ شرکائے جلوس نے مزارات کی تاراجی کے خلاف اور انکی ازسرِنو تعمیر کیلئے نعرے بلند کیے جبکہ مختار جنریشن کے سینکڑوں کمسن کارکن اور ابراہیم اسکاؤٹس کے جوان جنت البقیع کی شبیہ بینرز اور کتبے

اٹھائے ہوئے تھے جن پر جنت البقیع کی تعمیر سے متعلق نعرے درج تھے۔دورانِ جلوس تمام راستے نوحہ خوانی اور ماتمداری کا سلسلہ جاری رہا۔کمیٹی چوک میں جلوس نے ایک بڑے جلسے کی شکل اختیار کرلی۔اس موقع پر ٹی این ایف جے کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات علامہ سید قمر حیدر زیدی نے قائد ملتِ جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی کا پیغام پہنچایا اور خطاب کیا۔علامہ قمر زیدی نے کہا کہ انہدام جنت البقیع کے سانحے پر ہر کلمہ گو سوگوار ہے۔اس موقع شرکائے جلوس نے مختلف قراردادیں متفقہ طور پر بلند نعروں کی گونج میں منظور کیں جن میں مزاراتِ مقدسہ کی عظمت رفتہ کی بحالی، مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کو کھلا شہر قرار دینے، فلسطین برما و مقبوضہ کشمیر میں ظلم و ستم کو بند کروانے، دہشتگردوں کا مکمل صفایا کرنے کیلئے نیشنل ایکشن پلان پر سختی کیساتھ عملدرآمد کو یقینی بنانے کالعدم جماعتوں کے خلاف کاروائی کا مطالبہ کیا گیا آپریشن ردالفساد کی بھرپور تائید کر کی گئی سانحہ پاراچنار، کوئٹہ اور کراچی اور ایک اخبار کی جانب سے شان امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ میں گستاخی کی پرزور مذمت کی گئی، کشمیر فلسطین برما، بحرین یمن لیبیا شام عراق افغانستان قطیف، عوامیہ اور دیگر اسلامی ممالک میں ظلم کی چکی میں پسنے والوں سے اظہار یکجہتی کیا گیا اجتماع قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی کی بصیرت افروز قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے اس عہد کا اظہار کرتا ہے کہ مکتب تشیع کے حقوق، عقائد حقہ کے تحفظ، وحت و اخوت کے فروغ اور دین و وطن کی سربلندی کیلئے ان کے حکم پر کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔کمیٹی چوک میں پرجوش حیدری نعروں کی گونج میں قراردادوں کی منظوری کے بعد جلوس کے شرکاء ماتمداری اور نوحہ خوانی کرتے ہوئے امامبارگاہ کرنل مقبول حسین پہنچے جہاں دعا و زیارت کے بعد جلوس اختتام پذیر ہوا۔مختار فورس، ابراہیم سکاؤٹس، مختار جنریشن، ایم او اور ایم ایس او کے رضا کار تمام راستے جلوس کے انتظامی امور انجام دے رہے تھے جبکہ ضلعی انتظامیہ نے جلوس کے روٹ پر سختی حفاظتی انتظامات کرر کھے تھے۔پولیس افسران اور جوانوں کی بھاری نفری اس موقع پر جلوس کے ہمراہ تھی۔وفاقی دارالحکومت اسلام آباد میں عالمگیر یوم انہدام جنت البقیع کا احتجاجی ماتمی جلوس امامبارگاہ دربار سخی محمود بادشاہؒ سے برآمد ہوا جس کی قیادت مختلف مکاتب کے علمائے کرام اور مذہبی عمائدین کرر ہے تھے۔آبپارہ چوک میں مظاہرین سے خطاب کرتے ہوئے ٹی این ایف جے کے سیکرٹری جنرل سید شجاعت علی بخاری نے کہا کہ جنت البقیع کی تعمیر ایمانی، روحانی اور انسانی مسئلہ ہے، اقوام متحدہ اسلامی آثار کی عزت رفتہ بحال کرے۔علامہ بشارت امامی، سید نعیم کاظمی نے بھی خطاب کیا جبکہ ضلعی جنت البقیع کے کنوینئر راجہ ایقان علی نے شرکائے ریلی اور انتظامیہ سے اظہار تشکر کیا۔بعدازاں جلوس میں شامل ماتمی حلقوں نے ماتمداری و نوحہ خوانی کی اور جلوس اپنے روایتی راستوں سے گزرتا ہوا واپس دربار سخی محمود بادشاہؒ پہنچ کر دعا و زیارت کے بعد اختتام پذیر ہوا۔دریں اثناء ٹی این ایف جے کے ہیڈکوارٹر میں موصولہ اطلاعات کے مطابق پشاور میں عالمگیر یوم انہدام جنت البقیع کی ضلعی کمیٹی کے زیراہتمام امامبارگاہ ماسٹر غلام حیدر چوک چاہ شہباز سے ماتمی احتجاجی جلوس نکالا گیا جو چوک شہیداں سے ہوتا ہوا قصہ خوانی بازار پہنچا ا، بعدازاں جلوس امامبارگاہ پہنچ کر اختتام پذیر ہوا۔لاہور میں ایمپریس روڈ و پریس کلب سے گزر کر ماتمی ریلی مسافر خانہ بی بی پاک دامنہ پر اختتام پزیر ہوئی۔کراچی میں ٹی این ایف جے ڈویژنل کونسل کے زیراہتمام کراچی پریس کلب کے سامنے عالمگیر یوم انہدام جنت البقیع کے موقع پر احتجاجی ماتمی مظاہرہ کیا گیا۔چکوال میں یوم انہدام جنت البقیع کے موقع پر امامبارگاہ گلستان زہرا پیر بخاری سے بھون چوک تک تحریک نفاذ فقہ جعفریہ ضلع چکوال کے زیراہتمام پرامن احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔فتح جنگ میں پریس کلب اٹک کوہاٹ روڈ کے سامنے ٹی این ایف جے کے کارکنوں نے انہدام جنت البقیع کیخلاف پرامن احتجاجی مظاہرہ کیا، پنڈی گھیب امام بارگاہ حسینیہ سے سکول چوک تک، ٹیکسلا شہر میں مین ٹیکسلا چوک، بہاولپور میں یونیورسٹی چوک سے بہاولپور پریس کلب احتجاج کیا گیا ملتان میں پریس کلب کے سامنے احتجاجی ماتمی ریلی کا اہتمام کیا گیا جس کی قیادت علامہ سید زاہد عباس کاظمی کی۔ضلع صادق آباد میں منظور احمد چانڈیو اور دیگر رہنماؤں کی قیادت میں پریس کلب کے سامنے احتجاجی ماتمی ریلی کا انعقاد کیا گیا۔سرگودھا میں بڑی احتجاجی ریلی پریس کلب سرگودھا سے شروع ہو کر حسین چوک میں اختتام پذیر ہوئی۔تحصیل جلانوالی چک نمبر 169 سرگودھا میں 8 شوال کی مجلس عزا منعقد ہوئی اور ریلی برآمد کی گئی۔لاڑکانہ میں ٹی این ایف جے کی ضلعی کمیٹی کے زیر اہتمام عالمگیر یوم انہدام جنت البقیع کا جلوس امامبارگاہ قمر بنی ہاشم سے برآمد ہوا جو اپنے روایتی روٹ سے گزر کر جناح چوک پریس کلب کے سامنے اختتام پذیر ہوا۔فیصل آباد میں بیرون کچہری سے احتجاجی ریلی ہوئی جو پریس کلب کے سامنے اختتام پذیر ہوئی۔کوئٹہ میں عالمگیر یوم انہدام جنت البقیع کے سلسلے میں امامبارگاہ ولی العصرؑ ہزارہ ٹاؤن سے ماتمی احتجاجی جلوس برآمد ہوا۔دینہ چوک جہلم روڈ پر مختار جنریشن کی کمسن کارکنوں نے جنت البقیع کے انہدام کیخلاف زبردست ماتمی احتجاجی مظاہرہ کیا، اس موقع پر جی ٹی روڈ پر ٹریفک بند رہی۔امامبارگاہ قصر سکینہؑ رتیاں سیداں سیالکوٹ میں جنت البقیع کے انہدام کے خلاف تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کی جانب سے ماتمی احتجاجی ریلی نکالی گئی جس نے سبلائم چوک پہنچ کر جلسے کی شکل اختیار کر گیا۔مظفرآباد، حیدرآباد، گلگت بلتستان، باغ، گجرات، ڈیرہ غازیخان، بھکر، ملتان، پریس کلب فتح جنگ، خیرپور میرس، پریس کلب سکھر، شہداد پور، میرپور خاص، کاکول، ایبٹ آباد، نوشہرہ، لالہ موسیٰ، کوہاٹ اور ڈیرہ اسماعیل خان، میانوالی میں بھی عالمگیر یوم انہدام جنت البقیع کے موقع پر احتجاجی ماتمی جلوس برآمد ہوئے اور مجالس عزا کا انعقاد کیا گیا۔دراین اثناء امریکہ میں نیویارک واشنگٹن سٹی، کینیڈا کے شہر اوٹاو، برطانوی دارالحکومت لندن سعودی ایمبیسی کے سامنے، یونان، جرمنی، ساؤتھ افریقہ، آسٹریلیا سمیت دیگر ملکوں میں بھی یومِ انہدام جنت البقیع کے پروگرام منعقد ہوئے۔

کرم ایجنسی کے عوام کو دہشت گردوں سے بچایا جائے 39 ملکی اتحاد عالم اسلام کو تقسیم کرنے کی امریکی سازش ہے،تحریک نفاذ فقہ جعفریہ

پاکستان میں کوئی شیعہ سنی لڑائی نہیں کالعدم جماعتیں پیٹ اور ایڈ کیلئے ملک کو میدان جنگ بنانا چاہتی ہیں، پاراچنار کی سیکیورٹی کرم ملیشیا کے حوالے کی جائے

پرامن افراد کو شیڈول فور میں شامل کرنا امن پسند عوام کو ایکشن پلان کے خلاف بھڑکانے کے مترادف ہے چیف جسٹس و آرمی چیف نوٹس لیں

کوہاٹ (ام البنین نیوز) تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کے جنرل سیکرٹری سید شجاعت علی بخاری نے مطالبہ کیا ہے کہ کرم ایجنسی کے عوام کو افغانستان سے دراندازی کرنے والے دہشت گردوں سے بچایا جائے، پاک افغان سرحد پر دیوار جلد ازجلد مکمل کی جائے اور بارڈر مینیجمنٹ کو موثر بنایا جائے، پاراچنار کی سیکیورٹی کرم ملیشیا کے حوالے کی جائے کرم ایجنسی سے ایسے افسران کا تبادلہ کیا جائے جو تعصب کو ہوا دے کر حالات کو مزید ابتر بنارہے ہیں، پاکستان میں کوئی شیعہ سنی لڑائی نہیں کالعدم جماعتیں پیٹ اور ایڈ کیلئے پاکستان کو میدان جنگ بنائے

اسلام حرمین شریفین بیت اللہ و مسجد نبویؐ، اہلبیت اطہارؑ پاکیزہ صحابہ کبار امہات المومنینؓ ،اولیائے کرام کے مزارات کو لاحق خطرات باعث تشویش ہیں عالم اسلام اپنا عقیدہ دوسروں پر مسلط کرنے کی کوشش میں مصروف جنونیوں کے مقابلے کیلئے مشترکہ لائحہ عمل اختیار کرے۔جنت البقیع و جنت المعلے کی از سر نو تعمیر کی جائے،تمام مسالک صوبوں اور قومیتوں کے حقوق کی ادائیگی یقینی بنائی جائے۔قائدملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی کی ہدایت کے مطابق فرقہ مسلک زبان صوبہ کی بنیاد پر انتخابی سیاست کو ملک کیلئے زہر قاتل سمجھتے ہیں

رکھنا چاہتی ہیں پرامن افراد کو شیڈول فور میں شامل کرنا امن پسند عوام کو ایکشن پلان کے خلاف بھڑکانے کے مترادف ہے چیف جسٹس و آرمی چیف نوٹس لیں، بلوچستان سمیت ملک بھر میں دہشت گردی کے متواتر واقعات باعث تشویش ہیں کالعدم جماعتیں آزاد پھر رہی ہیں نیشنل ایکشن پلان کی ہر شق پرنیک نیتی سے عمل کروایا جائے، مختلف علاقوں میں پھیلے دہشت گردوں کے ہمدردوں پر ہاتھ ڈالا جائیں، 39 ملکی اتحاد عالم اسلام کو تقسیم کرنے کی امریکی سازش ہے او آئی سی پر مشتمل فوجی اتحاد تشکیل دے کر تمام مسلم مما لک کو اس میں شامل کیا جائے، فاٹا کو خیبر پختونخواہ میں ضم کرنے کے معاملے پر تاخیری حربے استعمال نہ کئے جائیں،امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالبؑ کی شہادت پر 21 رمضان کو صوبے و مرکز میں چھٹی کا اعلان کیا جائے، شعائر

آئندہ اانتخابات میں اپنے حقوق کی ادائیگی کے حوالے سے سیاسی جماعتوں کے سابقہ کردار کو مدنظر رکھ کر آئندہ انتخابات میں اپنے ووٹ کی طاقت کا استعمال کریں گے۔ان خیالات کا اظہار انہوں نے قومی امام بارگاہ شیر کوٹ کوہاٹ میں خیبر پختونخوا کرم ایجنسی ، اورکزئی ،کوہاٹ ہنگو کے عمائدین کے ہمراہ قومی جرگہ کے بعد پرہجوم پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔قومی جرگہ میں منظور کردہ اعلامیہ کے چیدہ چیدہ نکات کی وضاحت کرتے ہوئے سید شجاعت علی بخاری نے واضح کیا کہ سانحہ اے پی ایس پشاور کے بعد قومی اتفاق رائے کے ساتھ دہشت گردی کے خاتمہ کیلئے تشکیل دیا جانے والا نیشنل ایکشن پلان ہر پاکستانی محب وطن کی دل کی آواز تھا لیکن یہ امر تکلیف دہ ہے کہ محض دو تین شقوں کے سوا اس پر عمل نہیں کروایا جا سکا جس کے سبب دہشت

گردی ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی کوئی دن خالی نہیں جاتا کہ جب کالعدم جماعتوں کے رہنماؤں کے بیانات اور نصیحتیں میڈیا پر نشر نہ ہوتی ہوں اور ان کے بیانات شائع نہ ہوتے ہوں ،دوسری جانب خانہ پری کیلئے بیسیوں امن پسند افراد کا نام شیڈول فور میں شامل کر دیا گیا ہے جس کا مقصد ایکشن پلان کو بدنام کرنا اور دوسری جانب کالعدم تنظیموں کے رہنماؤں کو کلین چٹ دینا کالعدم تنظیموں کے کارکنوں رہنماؤں اور پشت پناہوں پر گرفت کی جائے تو دندناتے پھر رہے ہیں۔تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کے جنرل سیکرٹری نے کہا کہ قومی جرگہ نے آپریشن ردالفساد کی بھرپور حمایت کرتے ہوئے حکومت پر زور دیا ہے کہ وہ پاک فوج کے ساتھ ہم آہنگ ہو جائے تا کہ یہ آپریشن منطقی انجام تک پہنچے اور بھارت افغانستان امریکہ کی جانب سے پاکستان پر لگائے جانے والے الزامات کا بھی منہ توڑ جواب دیا جا سکے۔شجاعت بخاری نے کہا کہ وطن عزیز پاکستان کسی فرقے نہیں بلکہ اسلام کے نام پر قائم ہوا تھا جس کے استحکام کیلئے تمام مسالک صوبوں قومیتوں کے حقوق کی ادائیگی اشد ضروری ہے یہ امر باعث تشویش ہے کہ ملکی نظام پاکستان کے قیام کے مخالف عناصر کے ہاتھوں آ جانے اور بالخصوص ضیائی آمریت کے زہریلے اثرات کے سبب مکتب تشیع اپنے حقوق سے محروم ہے نظریاتی کونسل رویت ہلال کمیٹی فیڈرل شریعت کورٹ سمیت اسلامائزیشن کے تمام اداروں میں مکتب تشیع کی نظریاتی نمائندگی کے بجائے جی حضوری کرنے والوں کو شامل کیا گیا ہے۔لہذا تمام شعبوں میں مکتب تشیع کو نظریاتی نمائندگی دی جائے ۔عزاداری امام حسینؑ کے تمام جلوسوں 21 مئی 85ء کے موسوی جونیجو معاہدہ کے تحت برآمدگی و تحفظ یقینی بنایا جائے ۔آمدہ ماہ رمضان میں عالمگیر یوم الحزن بمناسبت وصال ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ،شہادت حضرت مختار ثقفی 13 رمضان ،عالمی یوم امن بمناسبت ولادت پرنور شہزادہ صلح و امن حضرت امام حسنؑ ،عالمگیر ایام عزا بمناسبت شہادت امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالبؑ ، شبہائے قدر،جشن ہائے نزول قرآن ،جمعۃ الوداع یوم القدس حمایت مظلومین اور عالمگیر یوم انہدام جنت البقیع کے پروگراموں کو فول پروف سیکیورٹی فراہم کی جائے ۔شجاعت بخاری نے اس عزم کا اظہار کیا کہ یہ وطن شیعہ سنی بھائیوں نے مل کر بنایا تھا ہر جنگ آزمائش اور بحران کی طرح آئندہ بھی مادر وطن کے تحفظ کیلئے اپنے خون کا آخری قطرہ بہا دیں گے۔انہوں نے کہا کہ آج پوری دنیا میں ظلم کا سیلاب مظلوموں کو بہائے چلا جا رہا ہے طاقت کو حق گردانا جا رہا ہے کشمیر فلسطین برما شام عراق لیبیا نائجیریا بحرین میں استعماری دہشت گردوں و ایجنٹوں نے کلمہ گو مسلمانوں پر ظلم کی حد کر دی ہے ہر مظلوم امام مہدی موعود کی آمد کی دعا کر رہا ہے تا کہ حدیث مصطفویؐ کے عین مطابق دنیا میں اسی طرح عدل کی فراوانی ہو سکے جیسے آج ظلم کی فراوانی اور بہتات ہے۔آخر میں علمائے کرام نے پاکستان کی سلامتی تحفظ دہشت گردی کے خاتمہ اور عالم اسلام کی یکجہتی کیلئے دعا کی۔

تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کی جانب سے طوری بازار پاراچنار اور کوئٹہ میں وحشیانہ بم دھماکوں کی شدید مذمت

ایکشن پلان پر عمل ،دہشت گردوں کے سہولت کاروں، سرپرستوں اور ہمدردوں پر ہاتھ ڈالا جائے، آغا حامد موسوی

دہشت گردوں نے جمعۃ الوداع کی حرمت پامال کرکے روزہ داروں کو خون میں نہلا دیا،قائد ملت جعفریہ کا ردعمل

اسلام آباد(ام البنین نیوز) سپریم شیعہ علماء بورڈ کے سرپرست اعلی و تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کے سربراہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی نے طوری بازار پاراچنار اور کوئٹہ میں وحشیانہ بم دھماکوں کی شدید مذمت کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ نیشنل ایکشن پلان پر سختی سے عمل کروایا جائے ،دہشت گردوں کے سہولت کاروں ،سرپرستوں اور ہمدردوں پر ہاتھ ڈالا جائے ۔ہیڈ کوارٹر مکتب تشیع سے جاری ہونے والے ردعمل میں انہوں نے کہا کہ بیرونی تنخواہ دار سفاک دہشت گردوں نے جمعۃ الوداع کی حرمت پامال کرکے اور روزہ داروں کو خون میں نہلا کر ثابت کر دیا ہے کہ ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں پوری قوم آپریشن ردالفساد کو کامیاب کرانے کیلئے فوج کا ساتھ دے۔انہوں نے اس امر پر دکھ کا اظہار کیا کہ کالعدم تنظیمیں دندناتی پھر رہی ہیں ،اور ان کے سرپرست و ہمدرد بھی انہیں مکمل سپورٹ فراہم کر رہے ہیں ،کوئی روز خالی نہیں جاتا جب کالعدم تنظیموں کے بڑوں کے بیانات اخبارات ومیڈیا کی زینت نہ بنتے ہوں اگر یہ سلسلہ جاری رہا تو آپریشن ردالفساد یا نیشنل ایکشن کبھی اپنے منطقی انجام تک نہیں پہنچ سکیں گے اور عوام لاشیں اٹھاتے رہیں گے ۔آغا سید حامد علی شاہ موسوی نے کہا کہ کرم ایجنسی میں سال رواں میں چوتھا دہشت گرد حملہ لمحہ فکریہ ہے، پاراچنار کے عوام کو سرحد پار دہشت گردوں سے بچانے کیلئے جنگی بنیادوں پر اقدامات کئے جائیں ۔انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ سانحات کے زخمیوں کو علاج معالجے کی بہترین سہولتیں فراہم کی جائیں ۔اور متاثرین کی دادرسی کیلئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا جائے۔

جنت البقیع اور جنت المعلیٰ کے مزارات کی بحالی مسلکی یا مکتبی نہیں بلکہ پوری انسانیت کا مسئلہ ہے مولانا ملک اجلال حیدر

تمام دنیا میں آثار قدیمہ کو محفوظ کیا جارہا ہے اور امت مسلمہ کی بدقسمتی کے امہات المومنین، صحابہ کرام، اہلبیت اطہار، کے آثار تباہ کر کے اسلامی افکار و تصوارات کو مٹایا جارہا ہے

پشاور (پ ر) قائدِ ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی کے حکم پر تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کے زیر اہتمام جنت البقیع اور جنت المعلیٰ میں موجود مزارات مقدسہ امہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما، اصحاب کرام رضوان اللہ اجمعین اور اہلبیت نبوت علیہ السلام کی مسماری کے خلاف ایک احتجاجی جلوس برآمد ہوا۔ جلوس کی قیادت ذاکر اہلبیت آغا سید ظاہر علی کاظمی، علامہ اجلال حیدر، سرپرست اعلیٰ آغا عباس علی کیانی، صوبائی صدر سردار ابوالحسن قزلباش، جنرل سکیرٹری ذوالفقار حیدر ضلعی صدر حاجی عابد علی، صدر ڈسٹرکٹ شیعہ کانفرنس آغا سید اظہر علی شاہ کاظمی کر رہے تھے۔ جلوس میں تحریک کے ذیلی شعبہ جات کے ممبران کے علاوہ ہر طبقہ زندگی اور مکتبہ فکر سے تعلق رکھنے والے افراد نے شرکت کی۔ مظاہرین بینر اور پلے کارڈ اٹھائے ہوئے تھے جن پر مزارات کی دوبارہ تعمیر اور جنت البقیع اور جنت المعلیٰ کی عظمتِ رفتہ کی بحالی کے مطالبات درج تھے۔ جلوس امام بارگاہ علی گل محلہ رسی وٹان سے برآمد ہوا۔ اپنے مقررہ راستوں سے ہوتا ہوا چوک شہیدان قصہ خوانی بازار پہنچا جہاں مظاہرین سے خطاب کرتے ہوئے علامہ اجلال حیدر نے کہا کہ اسلام کا پیغام امن و آشتی کا ہے۔ اس کا شدت پسندی و دہشت گردی سے دور کا بھی تعلق نہیں۔ امت مسلمہ کی بدقسمتی ہے کہ منظم سازش کے تحت شدت پسندی کو اسلام کے ساتھ جوڑ دیا گیا ہے۔ قرآن میں واضح حکم ہے کہ دین میں کوئی جبر نہیں اور پیغمبر کا کام صرف پیغام پہچانا ہے منوانا نہیں۔ استعماری قوتوں نے اسلام کے لبادہ میں اپنے ایجنٹ داخل کئے جنہوں نے اسلام کے فکری نظام اور نظریات کو سب سے پہلے نشانہ بنایا اور مشاہیرِ اسلام کے مزارات و آثار کی مسماری سے آغاز کیا۔ اپنے تصورات اور عقائد کو دوسروں پر ملسط کرنے والی سوچ نے آج دنیا کو تیسری عالمی جنگ کے دہانے پر پہنچا دیا ہے۔ مزاراتِ مقدسہ پر ناپاک جسارت کرنے والوں کے ہاتھ مسجد الحرام اور مسجد نبوی تک جا پہنچے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کا روز اول سے یہ موقف رہا ہے کہ پاکستان میں کوئی مکتبی یا مسلکی تنازعہ نہیں اور دہشت گردی کو کسی مسلک یا مکتب سے نہ جوڑا جائے دہشت گرد کا کوئی مسلک مکتب نہی ہوتا ہمارے اس موقف کی تائید ہر شخص کر رہا ہے۔ آج کے اس مظاہرے میں برادران اہل سنت و اہل تشیع کی شرکت اس بات کی دلیل ہے کہ جیسے سنی شیعہ برادران نے مل کر ملک بنایا تھا اسی طرح ملک بچائیں گے۔ پاڑہ چنار میں ہونے والے پے در پے سانحات ازلی دشمن کی جانب سے ملک کو فرقہ وارایت کی آگ میں جھونکنے کی سازش کا حصہ ہے۔ جس طرح آرمی چیف نے پاڑہ چنار کا دورہ کر کے وہاں غمزدہ خاندانوں کے ساتھ اظہار ہمدردی کیا ہے وہ لائقِ صد تحسین ہے ایک بار پھر پاک فوج نے اہلیان پاکستان کی وحدت کو بکھرنے سے بچا لیا ہے۔ ہمیں پوری امید ہے کے حکومت دہشت گردی کے متاثرین کے نقصانات کا ازالہ ترجیحی بنیادوں پر کرے گی۔ یہ اجتماع صوبائی و مرکزی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ امت مسلمہ کی سلامتی کیلئے حکومت سعودی عرب سے پرزور مطالبہ کیا جائے کہ وہ مزارات مقدسہ جنت المعلیٰ و جنت البقیع کو فی الفور تعمیر کرے یا پھر مسلمانان عالم کو اجازت دے کہ وہ خود تعمیر کریں۔ مظاہرے میں مزارات مقدسہ کی جلد بحالی، پاکستان و عالم اسلام کی سلامتی، آپریشن ردالفساد کی کامیابی اور دہشت گردی میں شہداء کی بلندی درجات اور زخمیوں کی مکمل اور جلد صحتیابی کے لئے دعا کی گئی۔

رجسٹرڈ نمبر: 443
ماہنامہ الموسوی پشاور
ام البنین
سہ ماہی ایڈیشن
فون + فیکس 091-2552710
Email: almoosavi.news@gmail.com
پبلشر آغا عباس علی کیانی نے زمان پریس سے چھپوا کر دفتر ماہنامہ الموسوی محمد علی جوہر روڈ پشاور سے شائع کیا
پبلشر و ایڈیٹر
آغا عباس علی کیانی
قیمت شمارہ 20 روپے
زرسالانہ

No
To Terrorism
TNFJ
8 - Shawal - Lahore
REBUILD HOLY SHRINES
8 شوال
یوم انہدام جنت البقیع
تحریک نفاذ فقہ جعفریہ لاہور
حسب فرمان قائد ملت جعفریہ
آغا سید حامد علی شاہ موسوی
8 شوال یوم انہدام جنت البقیع
تحریک نفاذ فقہ جعفریہ ضلع راولپنڈی
قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی النجفی
انہدام جنت البقیع

لبیک یا زہرا

احتجاج احتجاج احتجاج
کے مزارات کے انہدام پر عالم اسلام
خاموش کیوں ؟
قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی کے فرمان پر
8 شوال یوم انہدام جنت البقیع

TNFJ MULTAN
8 شوال !! کربلا
کے بعد دوسرا بڑا سانحہ
تحریک نفاذ فقہ جعفریہ
ملتان
حسب فرمان قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی
عالم اسلام کیلئے بحرانوں سے نکلنے کا واحد حل !!!
مزارات جنت البقیع و جنت المعلیٰ کی تعمیر اور عظمت رفتہ کی بحالی
8 شوال
عالمگیر یوم انہدام
جنت البقیع

TNFJ Germany